ثنائے جمیلُ الشیم ﷺ

حضرت الطاف صمدانی

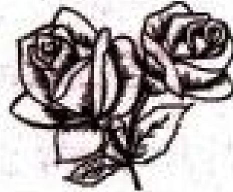
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنائے جمیل الشیم ﷺ

شاعر فطرت، آگاہِ رموزِ حقیقت، واقف اسرار و حکمت، رہبرِ راہِ طریقت

حضرت مولانا سید شاہ الطاف حسینی **الطاف صمدانی** المعروف بہ ابوالاسرار صمدانی شاہ

بیکس نوازی بیابانی رفاعی القادری مدظلہ العالی کا روح پرور نعتیہ کلام



خواجہ بیکس نواز بیابانی فاؤنڈیشن

الانصار پبلی کیشنز

نام کتاب : ثنائے جمیل الشیم
موضوع : مدح رسولؐ
شاعر : حضرت الطاف صمدانی
سن اشاعت : ۲۰۰۶ء
تعداد اشاعت : ۱۰۰۰
کمپیوٹر کتابت : ممتاز کمپیوٹرس‘ 866-3-20 رحیم منزل‘ شاہ گنج‘ حیدرآباد۔2
فون: 24577739,9848615340,9849341686
سرورق: فیئر پرنٹس‘ آزین کالونی‘ حیدرآباد۔59
قیمت : ۲۰۰ روپے
زیر اہتمام : الانص... کیشنز
...ت نگر‘ حیدرآباد۔59 سیل: 9391301192
ناشر
بیابانی فاؤنڈیشن
...آباد۔ 500059

...ف سے شائع کی گئی ہے

59۔...
...‘ حیدرآباد۔59

عرضِ ناشر

سرزمین دکن اور اُس کے اطراف میں رہنے بسنے والوں پر سلطانِ دکن حضرت سیدنا خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کی اولاد کا احسانِ عظیم ہے کہ انہوں نے دولتِ علم و ادب انہیں خواب نواز اور کفر و باطل کی تاریکیوں کو اُن کی زندگیوں سے دُور کرتے ہوئے حق و یقین کے نور سے منور کیا۔ اُن کی روحانی قدروں کو بلند کیا اور اُن کے قلوب کو دنیاوی محبت سے پاک کر کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی سرشاری عطا کی۔ اُسی خانوادے میں ۱۹ ویں صدی کے پہلے دہے میں ایک اور عظیم ہستی کا ظہور شہر حیدرآباد میں ہوا جس کو اہلِ دکن حضرت سیدنا خواجہ بیکس نواز بیابانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جاننے لگے۔ حضرت خواجہ بیکس نواز بیابانی رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام حضرت سید احمد حسینی ساجد تھا۔ آپ کے پیر و مرشد نے شبِ معراج میں خلافت کی خلعتِ فاخرہ سے سرفراز فرما کر ابوالحسنات پیر تجلی شاہ بیابانی رفاعی القادری کا لقب عطا کیا۔ حضرت خواجہ بیکس نواز بیابانی رحمۃ اللہ علیہ بے حد رقیق القلب اور منکسر المزاج تھے۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ تھے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمان تھا۔ آپ شریعت کے پاسدار ہونے کے ساتھ ساتھ بحرِ طریقت کے بڑے غواص تھے۔ ایک شب عالم رویاء میں دربارِ رسالت سے آپ کو خواجہ بیکس نواز کا لقب عطا ہوا۔ اُس دن سے آپ خواجہ بیکس نواز بیابانی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ حال ہی میں آپ کی مزار مبارکہ پر بہت ہی خوبصورت مقبرہ تعمیر کیا گیا ہے جس کا شمار شہرِ حیدرآباد کی خوبصورت گنبدوں میں ہونے لگا ہے۔ حضرت خواجہ بیکس نواز بیابانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عوام الناس تک پہونچانے کی غرض سے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا نام آپ ہی کے نامِ نامی سے موسوم کرتے ہوئے ''حضرت خواجہ بیکس نواز بیابانی فاؤنڈیشن'' رکھا گیا ہے۔

حضرت خواجہ بیکس نواز بیابانی فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام جو پہلی کتاب شائع ہونے جا رہی ہے۔ وہ حضرت خواجہ بیکس نواز بیابانی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین و فرزندِ اکبر حضرت مولانا سید شاہ الطاف حسینی الطاف صمدانی المعروف بہ ابوالاسرار صمدانی شاہ بیکس نوازی بیابانی رفاعی القادری مدظلہٗ العالی کی نعتوں کا مجموعہ ''ثنائے جمیل الشیم'' ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اور دوسری کتابوں کی اشاعت بھی عمل میں آئے گی۔

ناشر

''ثنائے جمیل الشیم''

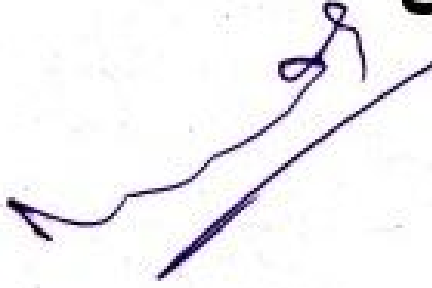
اِس نعتیہ مجموعہ میں شریعت' طریقت' حقیقت اور معرفت

تمام منازل کے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے

◉

- الطاف صمدانی

فہرس

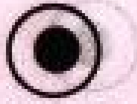


حصۂ اوّل

حصۂ دوم

انتساب

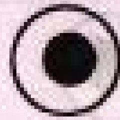
اُن نفوسِ قدسیہ کے نام جن کا وجودِ مبارک
میرے ظہور کا سبب بنا۔



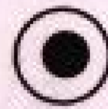
- الطاف صمدانی

ھدیۂ تشکر

اس کتاب کی اشاعت میں جن جن لوگوں نے دامے، درمے، سخنے تعاون کیا ہے اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ اُن کے جائز مقاصد کو پورا کرے اور انہیں اس کارِ خیر میں حصہ لینے کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔



-الطافؔ صمدانی



میرا کلام بھی ہے معنون اُسی کے نام
جس کے کلام میں نہیں گنجائش کلام

حمدِ باریٔ تعالیٰ

گلوں میں تیری ادا گلستاں میں تو ہے
زمیں پہ جلوے ترے آسماں میں تو ہے

ترے ہی جلووں سے معمور ہیں یہ کون ومکاں
مکینِ عرشِ اولیٰ ہر مکان میں تو ہے

عجیب شان تری ہے نشاں بھی تو مولا
نشان دیکھو تو ہر اک نشان میں تو ہے

خیال بن کے ہر اک ذہن میں تو رہتا ہے
ظہور یہ ہے کہ ہر اک بیان میں تو ہے

یہاں بھی تو ہے وہاں پر بھی تو ہی تو مولا
جہاں کوئی سہی ہر جہان میں تو ہے

نہ آب و گل میں ہے خوبی نہ بادو آتش میں
سمجھ میں آیا کہ اس خاکدان میں تو ہے

دیا ہے تیرے ہی الطافؔ نے پتہ ہم کو
نظر میں دل میں جگر میں کہ جان میں تو ہے

مناجات بہ بارگاہِ قاضی الحاجات

میں ہوں کمتر مجھے ذیشان بنادے مولا
یعنی سرکار کا دربان بنادے مولا

آدمی سے مجھے انسان بنادے مولا
عشقِ احمدؐ کو مری جان بنادے مولا

میرے بچوں پہ سدا رحم کی بارش فرما
اُن کو تو صاحبِ ایمان بنادے مولا

میرے ماتھے پہ رہے خاکِ قدوم احمدؐ
اور اِسی کو مری پہچان بنادے مولا

اپنے انوار سے کر دل کو منور میرے
اس کو سرکار کا ایوان بنادے ملا

میں ہوں کمزور بہت عشق کا راستہ ہے کٹھن
مشکلوں کو مری آسان بنادے مولا

دل میں سرکار کی الفت کے سوا کچھ نہ رہے
دو جہاں سے مجھے انجان بنادے مولا

میں خطاوار ہوں عاصی ہوں مگر عشقِ نبیؐ
زندگی کا مری عنوان بنادے مولا

مری ہر سانس میں سرکار کی مدحت بھر دے
نعت گوئی مری پہچان بنادے مولا

اپنے اسرار سے الطافؔ کو واقف کرو
اس کو بھی صاحبِ عرفان بنادے مولا

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

کونین میں خالق کی پہچان محمدؐ ہیں
اللہ کے ہونے کا اعلان محمدؐ ہیں

ہر شئے نے جلاء پائی انوارِ محمدؐ سے
ہر شئے کی حقیقت کا عرفان محمدؐ ہیں

اتنی سی حقیقت ہے کُل ہستی عالم کی
سب جسم سراپا ہیں اور جان محمدؐ ہیں

آدم ہوں کہ یوسف ہوں موسیٰ ہوں کہ عیسیٰ ہوں
سب شان کے مظہر ہیں ذیشان محمدؐ ہیں

کونین کی جھولی میں خیرات ہے آقا کی
کونین بھکاری ہیں سلطان محمدؐ ہیں

حامد بھی محمدؐ بھی محمود بھی احمد بھی
ہر اسم فضیلت کے شایان محمدؐ ہیں

صدقہ میں محمدؐ کے انساں نے شرف پایا
مخلوق پہ خالق کا احسان محمدؐ ہیں

صورت ہو کہ سیرت ہو عادت ہو کہ فطرت ہو
قرآن محمدؐ ہیں قرآن محمدؐ ہیں

ہر فکر سے بالا ہیں کونین سے اعلیٰ ہیں
افلاک پہ خالق کے مہمان محمدؐ ہیں

اللہ بھی نازاں ہے تخلیقِ محمدؐ پر
اسرارِ الٰہی کا عنوان محمدؐ ہیں

محبوب خدا بھی ہیں محبوب خلائق بھی
الطاف ہر ایک دل کا ارمان محمدؐ ہیں

نعتِ رسول اکرم ﷺ

ابتداءً کون ہے انتہا کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے
ذاتِ مخفی کا روشن پتہ کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے

کنزِ مخفی کا وہ گوہرِ بے بہا جس کا عرفان عرفانِ ذاتِ خدا
فہم و ادراک سے ماوریٰ کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے

جس کے جلووں سے روشن ہیں کون و مکاں جسکے نعلین کا عکس دونوں جہاں
مطلعِ نورِ ارض و سماء کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے

نورِ ذاتِ خدا جو ہے مثلِ بشر مظہرِ ذاتِ ربّ العلیٰ سربسر
عبد و رب کے لیئے رابطہ کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے

رفعتیں جس میں ہیں عرش و قوسین کی عظمتیں ختم ہیں جس پہ کونین کی
سب سے اعلیٰ و راالوراء کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے

بعدِ حق محترم بعدِ حق ذی حشم عرشِ اعلیٰ پہ ہے نام جسکا رقم
مرحبا وہ حبیبِ خدا کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے

مثل ممکن نہیں جس کا وہ خوبرو بعدِ حق وحدہٗ لاشریک لہٗ
ایسا یکتا یگانہ بھلا کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے

بیل بوٹے چمن اور یہ گلکاریاں جسکے جلووں کی ہیں سب ضیاباریاں
ذرے ذرے سے جلوہ نما کون ہے مصطفیٰؐ کے سوا دوسرا کون ہے

رونقِ بزمِ تخلیق نورِ قدم   جس پہ قربان مخلوق ہے دم بہ دم
جانِ کُل کائنات خدا کون ہے   مصطفٰےؐ کے سواۤ دوسرا کون ہے

تخت و تاجِ زماں دولتِ دو جہاں   بخش دے جو غلاموں کو سلطانیاں
وہ شہنشاہِ لطف وعطا کون ہے   مصطفٰےؐ کے سواۤ دوسرا کون ہے

جسکی یاد میں حقیقت میں ہے زندگی   جسکا دیدار ہے بے ریا بندگی
جانِ جاں حق نگر حق نما کون ہے   مصطفٰےؐ کے سواۤ دوسرا کون ہے

وہ جو آدم سے پہلے بھی موجود ہے   وہ جو سارے جہانوں کا مقصود ہے
سب سے پہلے جو ظاہر ہوا کون ہے   مصطفٰےؐ کے سواۤ دوسرا کون ہے

لطفِ الطاف جسکا ہے آٹھوں پہر   لمحہ لمحہ نئی شان سے جلوہ گر
روزِ محشر شفیع الورٰی کون ہے   مصطفٰےؐ کے سواۤ دوسرا کون ہے

نعتِ مصطفیٰ ﷺ

آنکھ میں دل میں جگر میں یوں سمائے مصطفیٰؐ
اب نظر آتا نہیں کچھ بھی سوائے مصطفیٰؐ

سانس روکے ساری خلقت گوش بر آواز ہے
خالقِ کونین ہے مدحت سرائے مصطفیٰؐ

راحتِ قلب وجگر بھی روح کی تسکین بھی
نغمۂ فطرت یقیناً ہے ثنائے مصطفیٰؐ

ذرّے ذرّے کو مثالِ مہرِ تاباں کر دیا
وحشیوں کو نازشِ انساں بنائے مصطفیٰؐ

خالق و مخلوق میں اک رابطہ جس کو کہیں
کون ہے کونین میں ایسا سوائے مصطفیٰؐ

نام پہ نقطہ نہیں اور جسم کا سایہ نہیں
کس نرالی شان سے تشریف لائے مصطفیٰؐ

دینِ فطرت کیوں نہ ہوتا مذہبِ اسلام یہ
مذہبِ اسلام ہے اک اک ادائے مصطفیٰؐ

روئے زیبا مصطفےؐ کا قبلۂ اہلِ صفا
سجدہ گاہِ اہلِ دل ہے نقشِ پائے مصطفےؐ

جب کھلا سِرِّ حقیقت تو سمجھ میں آگیا
بزمِ ہستی کی سجاوٹ ہے برائے مصطفےؐ

خلق کے ہادیٔ برحق اور خدا کے ہیں رسول
دوجہاں میں ہر کسی کے کام آئے مصطفےؐ

بطفیلِ مصطفےؐ ہے تجھ سے میری التجا
رحم کر الطاف پر بھی اے خدائے مصطفےؐ

نعتِ رسول اکرم ﷺ

کون ہے سرورِ کونین محمدؐ کے سوا
عرش پر کس کے ہیں نعلین محمدؐ کے سوا

حق تعالیٰ کی قسم حق کے طلب گاروں کو
نہیں ملتا ہی نہیں چین محمدؐ کے سوا

رابط و نسبت کی کوئی دوسری صورت ہی نہیں
خالق و خلق کے مابین محمدؐ کے سوا

جب نظر کو ہوا ادراکِ نظر حق سے عطا
کچھ نہیں دیکھے ہیں یہ نین محمدؐ کے سوا

انبیاء سارے مقرب ہیں خدا کے لیکن
کون ہے صاحبِ قوسین محمدؐ کے سوا

دوسرا کوئی اگر ہو تو دیکھاؤ مجھکو
سر بہ سر رحمتِ دارین محمدؐ کے سوا

کوئی الطافؔ کی بخشش کا سہارا ہی نہیں
مرتضیٰؓ و فاطمہؓ حسنینؓ محمدؐ کے سوا

کون سمجھا عظمتِ خیرالبشر پوری طرح
ہے نظر کس کی بھلا قوسین پر پوری طرح

ہو گیا دیدار جس دم احمدِ مختار کا
ہوگئے روشن وہیں قلب و نظر پوری طرح

سر بہ سجدہ ہو ہی جاؤ گے نبیؐ کے سامنے
مِثلُکُم کا مدعا سمجھیں اگر پوری طرح

عزمِ طیبہ ہے طوافِ خانۂ کعبہ کے بعد
ساتھ رہنا تو مرے ہوشِ نظر پوری طرح

حسرت و ارمان باقی ہیں مرے دل میں ابھی
عشقِ احمدؐ تو مرے دل میں اُتر پوری طرح

ہوگئے قوسین میں جلوہ فگن جب مصطفےٰؐ
ہر بلندی آگئی زیرِ اثر پوری طرح

منتظر ہوں بس شہہِ ابرار کے فرمان کا
باندھ کر بیٹھا ہوں میں رختِ سفر پوری طرح

نقشِ پائے مصطفٰے سے جس گھڑی نسبت ہوئی
جگمگا نے لگ گئے شمس و قمر پوری طرح

منزلِ تشکیک میں الطاف جو بھی آئے گا
ہو نہیں سکتا اِدھر یا وہ اُدھر پوری طرح

مکیں کا مرتبہ کیا ہے مکان بولے گا
حضور کیسے ہیں یہ آسمان بولے گا

میں نعت کہتا ہوں حیرت نہ کیجئے اس پہ
اگر وہ حکم کریں بے زبان بولے گا

خدائے برتر و اعلیٰ کی عظمتیں ساری
مرے حضور کا اک اک نشان بولے گا

پڑھے گا جو بھی شہہ دیں کی سیرتِ اقدس
اُنہی کو سب سے بڑا مہربان بولے گا

جو خود ہے کم تر وہ بے عقل کیا کہے گا وہ
جو شان والا ہے آقا کی شان بولے گا

کُھلیں گے جس پہ بھی اسرار کچھ شہہ دیں کے
وہ شاہِ والا کو جانوں کی جان بولے گا

بروزِ حشر خدا کو جلال جب آئے
ہر اک رسول بھی اُن کی امان بولے گا

گدا ازل سے ہوں سلطانِ دو جہاں کا میں
یہ میں تو کیا مرا سب خاندان بولے گا

جو بے شعور ہے کملی کی قدر کیا جانے
شعور والا اسے سائبان بولے گا

کھلیں گے پھول تو گلشن مہک مہک جائے
یہ عطر کونسا ہے گلستان بولے گا

حضور اُمّی ہیں اُن کا مرتبہ کیا ہے
کلامِ پاک میں اُن کا بیان بولے گا

بلائے کون و مکاں سے جو بچ گیا ہر دم
نبیؐ کے نام ہی کو پاسبان بولے گا

چھڑے گی بات تو 'جانِ جہاں شہہ دیں کو
یہ اک جہان ہی کیا ہر جہان بولے گا

ہمارا دل تو ہے الطافؔ نور کا مسکن
جو نا سمجھ ہے اسے خاکدان بولے گا

نعتِ رسول مقبول ﷺ

بہارِ گلشن گلوں کی نکہت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت
قسم خدا کی خدا کی رحمت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت

نظر نظر کی بنے ہیں جنت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت
ہے دیکھنا بھی جنہیں عبادت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت

کمالِ ذوقِ نظر یہی ہیں دوائے دردِ جگر یہی ہیں
سکونِ جاں اور دلوں کی راحت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت

خدا کی قدرت کے سب نظارے انہی کی رحمت کے ہیں اشارے
خیالِ خالق کی ہیں صراحت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت

مٹا رہے ہیں ہر اک تحیر مہک رہا ہے مرا تصور
نشانِ حق اور یقیں کی دولت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت

خدائی عظمت کے ترجماں ہیں انہی سے کونین ضوفشاں ہیں
شبوں کی زینت سحر کی ندرت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت

ہوا ہو الطافؔ جس کو عرفاں سمجھ سکیگا وہی مسلماں
نظامِ ہستی نظامِ قدرت نبیؐ کے گیسو نبیؐ کی صورت

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

زمین چھوٹی فلک چھوٹا خدا کا آسرا چُھوٹا
اگر ہاتھوں سے دامانِ محمدؐ مصطفیٰؐ چھوٹا

مرا ایمان ہے اک سانس بھی لینا نہیں ممکن
اگر سانسوں سے اُنکی رحمتوں کا سلسلہ چُھوٹا

وہیں روح الامیں نے سر جُھکا کر پُر سمیٹے ہیں
جہاں ہوش و فکرِ رسا کا حوصلہ چُھوٹا

وہیں بے نور ہوجائینگے یہ شمس و قمر انجم
جہاں نقشِ کفِ پائے نبیؐ کے رابطہ چُھوٹا

قسم اللہ کی اللہ والوں کا یہ کہنا ہے
جہاں ذکرِ نبی چُھوٹا وہیں لطفِ خدا چُھوٹا

شریعت بھی طریقت معرفت بھی اور حقیقت بھی
نبیؐ کا نقشِ پا چُھوٹا تو ہر ایک سلسلہ چُھوٹا

سکونِ جان و دل چھن جائیگا الطاف صمدانی
اگر دل سے خیالِ سرورِ کل انبیاً چھوٹا

عبادت زہد و تقویٰ کی کمی کچھ اور کہتی ہے
شفاعت احمدِ مختار کی کچھ اور کہتی ہے

یقیں مجھکو بھی ہے اِس کا بشر ہیں احمدِ مُرسل
مگر سرکار کی بے سائیگی کچھ اور کہتی ہے

ظہورِ آدمِ خاکی کا مبدا خاک ہے لیکن
نبیؐ کے نقشِ پا کی روشنی کچھ اور کہتی ہے

پیمبر جتنے ہیں سب کا شرف پیغمبری ٹھہرا
مرے سرکار کی پیغمبری کچھ اور کہتی ہے

یہ تم کہتے ہو شاہی ٹھوکروں میں آنہیں سکتی
غلامانِ نبیؐ کی زندگی کچھ اور کہتی ہے

ثنائے سرورِ دیں ہے خرد حیران ہو ہو کر
کبھی کچھ اور کہتی ہے کبھی کچھ اور کہتی ہے

جواب الطاف جنت کا نہیں دونوں جہانوں میں
مگر شہرِ مدینہ کی گلی کچھ اور کہتی ہے

حامد ہے کہ محمدؐ ہے ناظر ہے کہ نظارہ ہے سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ
سب کچھ اُن کا جلوہ ہے ثانی ہے نہ سایہ ہے سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

اوّل بھی اور آخر بھی باطن بھی اور ظاہر بھی قبلِ آدم بھی ہیں وہ ابنِ آدم بھی ہیں وہ
عرشِ بریں در اُنکا ہے فرشِ زمیں گھر اُنکا ہے سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

وجہ بنائے کون و مکاں جانِ جہاں اور جانِ جاں خلقت کی پہچان بھی وہ خالق کا عرفان بھی وہ
اُن کا عرفاں ناممکن پھر بھی اُن کو سمجھنا ہے سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

فقر فخری کہتے ہیں دونو جہاں کے مالک ہیں قاسمِ نعمت شاہِ امم عرشِ اعلیٰ زیرِ قدم
پیٹ پہ اُن کے پتھر ہے اُن کی سُنت فاقہ ہے سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

اُمی بھی ہیں عالم بھی خالق کے وہ مظہر بھی اُن کا طالب مولا ہے اُن کا طالب بندہ ہے
وہ ہیں شیدا خالق کے خالق اُن کا شیدا ہے سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

ہوشِ اول عقلِ کُل سب کچھ اُن سے روشن ہے دین و دنیا سب اُن سے قطرہ دریا سب اُن سے
رات بھی اُن سے قائم ہے دن بھی اُن کا جلوہ ہے سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

ہر عزم و ہمت بھی جان و دل کی راحت بھی بدر و احد کے فاتح بھی خالق کی وہ رحمت بھی
جینا اُن پہ مرنے کو اُن پہ مرنا جینا ہے سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

شافع محشر صلِ علیٰ اُن کی مرضی حق کی رضا   مختارِ کونین بھی ہیں   پھر بھی فکرِ امت ہے
ہر شئے اُن کا صدقہ ہے ہر شئے اُن کا منشا ہے   سوچ کے کہنا کیا ہے سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

نعت لکھی الطاف نے جو اُس کا خالق ہے اللہ اُن کے جیسا کوئی نہیں مثلِ بشر بھی ہیں آقا
سب نے اُن کو دیکھا ہے پھر بھی رُخ پر پردہ ہے   سوچ کے کہنا کیا ہے   سچ یہ بھی سچ ہے وہ بھی سچ

کوئی کانٹوں سے وابستہ کوئی پھولوں سے وابستہ
ہماری زندگی ہے آپ کے قدموں سے وابستہ

نظارے میری نظروں سے سنبھل کر بات کرتے ہیں
نظر جب سے ہوئی ہے آپ کے جلووں سے وابستہ

حیاتِ دائمی ہے آپ کی الفت میں مر جانا
کمالِ بندگی ہے آپ کے سجدوں سے وابستہ

جو الجھے تو بکھر جائے جو سلجھے تو سنور جائے
نظامِ دو جہاں ہے آپ کی زلفوں سے وابستہ

قدم بوسی کی نعمت سے مُقدر جنکا چمکا ہے
عروجِ آدمِ خاکی ہے اُن رستوں سے وابستہ

خیالِ غیر سے وحشت محبت کا تقاضہ ہے
سکونِ جان و دل ہے آپ کی یادوں سے وابستہ

اسی باعث ہوئی الطاف پر اکرام کی بارش
کرم روزِ ازل سے ہے گنہگاروں سے وابستہ

آفتاب زندگی چمکا حرا کے غار سے
زندگی محفوظ ہے اب ظلمتوں کے وار سے

کیا بتاؤں کیا ملا مجھکو شہہ ابرار سے
میں نے پا یا ہے خدا کو نسبتِ سرکار سے

جو اسیرِ عشقِ سلطانِ مدینہ ہو گیا
مل گئی اُس کو رہائی ہر غم و آزار سے

وہ شبِ اسریٰ کا منظر وہ سفر سرکار کا
عقل حیراں ہو رہی ہے نور کی رفتار سے

روشنی کا ذکر کیا کرتے مقابل آپ کے
روشنی روشن ہوئی خود آپ کے انوار سے

دیکھتے ہی دیکھتے مخلوق پر ظاہر ہوئے
سارے اسرارِ الٰہی احمدِ مختارؐ سے

ماوریٰ ہے شان و عظمت سیدِ کونین کی
سرحدِ ادراک سے اور قوتِ اظہار سے

سرنگوں اُس کو زمانہ کر نہیں سکتا کبھی
سر بلندی جس نے پائی سیدِ ابرار سے

یہ شرف تنہا مرے سرکار کو حاصل ہوا
ہر شرف وابستہ ہے تنہا مرے سرکار سے

عشقِ احمدؐ سے ہے قائم زندگی کا بانکپن
یہ صدا آنے لگی ہے ہر دلِ بیدار سے

سرورِ کونین کی شانِ سخاوت دیکھیے
کوئی بھی خالی نہیں جاتا کبھی دربار سے

نور کی خیرات ملتی ہے سدا کونین کو
مظہرِ شانِ الٰہی کے لب و رخسار سے

جز خدائے برتر و اعلیٰ مجھے بتلایئے
کون واقف ہے شہہ ابرار کے معیار سے

ہجرِ احمد میں لپٹ کر رو پڑے عشاق سب
شہرِ مکہ اور مدینہ کے در و دیوار سے

سرخروی چاہتے ہو دوجہاں کی تو سُنو
خاکِ پائے مصطفےٰ لپٹی رہے دستار سے

ہے مریضِ سرورِ عالم مسیحائے جہاں
فیض پا تا ہے زمانہ آپ کے بیمار سے

جس قدر الطاف ممکن ہو سکے نعتیں لکھو
قلب کی تطہیر ہوگی نعتیہ اشعار سے

یارب تُو مجھے ہر دم توفیقِ ثنا دینا
تپتے ہوئے صحرا میں ساون کی گھٹا دینا

احساس جدا سب سے جب تونے دیا مولا
اظہارِ عقیدت کو لہجہ بھی نیا دینا

گر دستِ قمر چھولے نعلینِ شہہِ بطحیٰ
مشکل نہیں پتھر کو آئینہ بنا دینا

ظاہر بھی منوّر ہو باطن بھی منوّر ہو
کچھ ایسی ضیاً مجھکو مہتاب جیا دینا

طیبہ کی زمیں کیا ہے گلزارِ محبت ہے
مٹی مری طیبہ کی مٹی میں ملا دینا

فطرت ہے شہہِ دیں کی شیوہ ہے شہہِ دیں کا
فریاد سے پہلے ہی سائل کو دلا دینا

جو احمدؐ مرسل کے آتا ہے کیسے کہئے
مجبورِ زمانہ کومختار بنا دینا

اللہ کو محشر میں کرنا ہو اگر راضی
سرکارِ دوعالم کی اک نعت سنا دینا

کیا دے گی بھلا دنیا ہم ایسے فقیروں کو
دینا تو نبیؐ دینا دینا تو خدا دینا

عاصی ہوں میرے مولا جو چاہے سزا دے دے
سرکار سے دوری کی ہرگز نہ سزا دینا

دستارِ فضیلت کی خواہش ہو اگر دل میں
سرکار کی چوکھٹ پہ سر اپنا جُھکا دینا

تو اپنا بنانے سے پہلے اے خُدا مجھکو
سرکارِ دو عالم کا دیوانہ بنا دینا

فریاد ربِ عالم فریاد میری سُن لے
قدموں میں شہہ دیں کے تھوڑی سی جگہ دینا

سرکار نے فرمایا احسان بڑا ہے یہ
گُم گشتۂ منزل کو منزل کا پتہ دینا

عشاقِ محمدؐ کی سُنتا ہے خدا ہر دم
الطافؔ سے عاصی کو تم سب بھی دُعا دینا

جمالِ محمدؐ کی جلوہ گری ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی
نبیؐ کی بدولت یہ سب روشنی ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی

گُلِ آرزو آج کھلنے لگا ہے مرادوں کا گلشن مہکنے لگا ہے
نبیؐ کے کرم کی ہوا چل رہی ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی

وہ جس کے بھی دل میں ولائے نبیؐ ہے دل وجاں سے جو بھی فدائے نبیؐ ہے
وہی ایک انساں خدا کا ولی ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی

خداوندِ مطلق کا احسان ہے یہ شہِ دیں کی الفت کا فیضان ہے یہ
محمدؐ کی صورت نظر آرہی ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی

شہِ دیں کی باتیں شہہ کے چرچے خدا دے ساعت تو ہر دم سُنو گے
رسولِ خدا کی ثنا ہو رہی ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی

خدا کی عطا ہے وسیلہ نبیؐ کا حقیقت میں ہے آسرا زندگی کا
محمدؐ کی نسبت بڑے کام کی ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی

بجز عشقِ احمدؐ نہیں جسکا مقصد رہے جس کے لب پر سدا یا محمدؐ
وہی زندگی محترم زندگی ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی

اے الطافؔ عشقِ نبیؐ میں جیے جا تو نعتِ شہہِ انبیاءؐ کی لکھے جا
مقدر میں تیرے خوشی کی خوشی ہے یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی

سمجھ لے جان لے مثلِ بشر کی حیثیت کیا ہے
کسی انسان کے فہم و بصر کی حیثیت کیا ہے

منور ہو گئے سب عشقِ احمدؐ کے تصدق میں
وگرنہ جان و دل قلب و جگر کی حیثیت کیا ہے

جہاں پر جگمگاتے ہوں نقوشِ پا محمدؐ کے
وہاں شمس و قمر نورِ سحر کی حیثیت کیا ہے

بلندی سر کی وابستہ ہے عشقِ شاہِ والا سے
نہ ہو سودا اگر سر میں تو سر کی حیثیت کیا ہے

جہاں پر تذکرہ ہو آپ کے دندانِ اقدس کا
وہاں پر سیم و زر لعل و گہر کی حیثیت کیا ہے

نرالی شان سے قوسین میں جلوہ نمائی ہے
زمانہ جان لے مثلِ بشر کی حیثیت کیا ہے

جو حق ہے نعت گوئی کا ادا الطافؔ سے ہو گا؟
بھلا الطافؔ اور اُس کے ہنر کی حیثیت کیا ہے

عرش کا جلوہ فرش کے اوپر کیسے ممکن ہو سکتا ہے ؟
تم بھی دیکھو طیبہ جاکر کیسے ممکن ہو سکتا ہے

سب سے بہتر سب سے برتر جن کو کیا اللہ نے خود ہی
کوئی بھی اُن سے بہتر برتر کیسے ممکن ہو سکتا ہے

اُن کی سماعت حق کی سماعت اُن کی بصارت حق کی بصارت
کچھ بھی رہے اب اُن سے چھپ کر کیسے ممکن ہوسکتا ہے

خلقت ساری اُن کی بھکاری سلطانِ کونین بھی ہیں وہ
کوئی بھی ایسا اور تونگر کیسے ممکن ہو سکتا ہے

اُن کی مرضی حق کی مرضی اُن کا منشا حق کا منشا
اپنا رُتبہ اُن کے برابر کیسے ممکن ہو سکتا ہے

وہ تو نبی اُس وقت بھی تھے جب آدم بھی تھے آب و گل میں
اُن سے پہلے کوئی پیمبر کیسے ممکن ہو سکتا ہے

تاجِ فتخار زیب سر ہے زیرِ قدم قوسین کی منزل
کوئی بھی اُن کے قد کے برابر کیسے ممکن ہو سکتا ہے

جس کے سر میں اُن کا سودا جس کی آنکھ میں اُن کا جلوہ

اُ سکو کر لے کوئی مسخر کیسے ممکن ہو سکتا ہے

میم کی چلمن سے جب دیکھا دل نے کہا الطاف یہ مجھ سے

اُن کا سایہ اُن کا ہمسر کیسے ممکن ہو سکتا ہے

متاعِ زندگی سرکارِ دوعالم کی الفت ہے
انہی کے ہجر میں رونا تڑپنا سب عبادت ہے

اگر مرضی نہ ہو انؐ کی تو پتّا ہل نہیں سکتا
شہہِ کونین کی کونین پر ایسی حکومت ہے

نظر میں احمدِ مختارؐ کی صورت بسا لینا
خدا کو دیکھنے کی بس یہی تو ایک صورت ہے

اگر مشکل کوئی درپیش ہو تو یا نبیؐ کہنا
یہی وہ نام ہے جو کامیابی کی ضمانت ہے

نہ آیا تھا نہ آیا ہے نہ آئیگا کوئی ایسا
عروجِ صاحبِ اسریٰ ظہورِ شانِ وحدت ہے

زمین وہ آسماں لوح و قلم کون و مکاں سب کچھ
محمدؐ مصطفٰےؐ کے نُور کی گویا صراحت ہے

کسی کو دیکھنا الطافؔ اب شرکِ خفی ہوگا
نظر کے سامنے آٹھوں پہر آقا کی صورت ہے

نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ

شانِ خداوندی کا مظہر اچھے سے بھی اچھا ہے
میرے نبیؐ کا روئے منوّر اچھے سے بھی اچھا ہے

نور کی بارش چپہ چپہ کوچہ کوچہ ہے رحمت
شہرِ مدینہ کا ہر منظر اچھے سے بھی اچھا ہے

ہیرے موتی لعل جواہر تکتے رہتے ہیں جس کو
اُن کی انگوٹھی کا وہ پتھر اچھے سے بھی اچھا ہے

سارے شہنشاہ اسکے بھکاری اسکی ٹھوکر میں دنیا
یعنی گدائے ساقئی کوثر اچھے سے بھی اچھا ہے

چاند ستارے جسکے صدقے روشن رہتے ہیں
نقشِ پائے شافعِ محشر اچھے سے بھی اچھا ہے

تختِ شاہی اطلس ریشم جان کا خطرہ اور دشمن
ہاتھ کا تکیہ ٹاٹ کا بستر اچھے سے بھی اچھا ہے

مثلِ بشر کا مثل نہیں ہے مثلِ بشر اک پردہ ہے
سچ تو یہ ہے حسنِ پیمبر اچھے سے بھی اچھا ہے

نعتِ رسولِ حق ہے جس کے لب پر بھی الطافؔ سنو

ایسا شاعر ہو کہ سخنور اچھے سے بھی اچھا ہے

نعتِ رسول مقبول ﷺ

جگمگا نے لگے نقشِ پائے نبیؐ عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک
نور و نکہت سے ہر شئے چمکنے لگی عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

دُور فرقت کے رنج و الم کیجئے یا محمدؐ نگاہِ کرم کیجئے
آرہی ہے یہی اک صدا ہر گھڑی عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

آپ مختارِ کُل مالکِ دوجہاں آپ کو چھوڑ کر کوئی جائے کہاں
دیکھتا ہوں حکومت کو میں آپکی عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

سن رہا ہوں میں ذکرِ نبیؐ ہر گھڑی جاں معطر ہوئی جا رہی ہے مری
ذرّہ ذرّہ ہے مصروفِ نعتِ نبیؐ عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

جو احد تھا وہی نُور احمد ہوا یعنی کثرت میں حد سے وہ احمد ہوا
میمِ احمد کی ہے ساری جلوہ گری عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

چشمِ تر پا گئی دائمی زندگی اس کے حصے میں ہے دیدِ روئے نبیؐ
چشمِ تر کی کرے کون اب ہمسری عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

نقشِ پائے حبیبِ خدا چوم کر ہوگئے ہیں منوّر یہ شمس و قمر
رقص فرما ہے چاروں طرف روشنی عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

بعدِ حق سب سے برتر حبیبِ خدا سیدالاصفیاؐ افضل الانبیاؐ
کوئی ہمسر نہیں آپکا یا نبیؐ عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

جس پہ الطافؐ چشمِ کرم ہوگئی جس کو آقا کے در کی غلامی ملی
بایقیں محترم ہے وہی آدمی عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اسرار کے ہیں دفتر وہ پھول ہوں کے پتھر
نورِ نبیؐ کے مظہر وہ پھول ہوں کے پتھر

سب گنگنا رہے ہیں صلِ علیٰ کا نغمہ
سرکارؐ سب کے دلبر وہ پھول ہوں کے پتھر

قربان ہو رہے ہیں قدموں پہ مصطفٰےؐ کے
سورج ہو یا سمندر وہ پھول ہوں کے پتھر

سب کے رسول ہیں وہ سب پڑھ رہے ہیں کلمہ
اُن کا کرم ہے سب پر وہ پھول ہوں کے پتھر

فطرت شناس رحمت حاجت روا ہے سب کی
فیضان کے ہیں مظہر وہ پھول ہوں کے پتھر

نُورِ محمدی ہی تخلیق کا ہے مبداء
انوار کے ہیں پیکر وہ پھول ہوں کے پتھر

صورت الگ الگ ہے تاثیر بھی جدا ہے
تخلیق میں برابر وہ پھول ہوں کے پتھر

کاسہ بکف ہے خلقت دربارِ مصطفٰے میں
کوئی نہیں تونگر وہ پھول ہوں کے پتھر

آفاق دیدنی ہے دیدار کا یہ منظر
تکتے ہیں روئے سرورؐ وہ پھول ہوں کے پتھر

نعتِ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ محمدؐ کا قرآن محمدؐ کا
کونین میں چلتا ہے فرمان محمدؐ کا

اللہ کے مظہر ہیں اور مثلِ بشر بھی ہیں
کچھ کھیل نہیں لوگو عرفان محمدؐ کا

سرکار کے جلوے ہیں قوسین کی منزل میں
ہے عرشِ معلیٰ بھی ایوان محمدؐ کا

پل بھر میں زمانہ کی تقدیر بدل دیگا
سلطانِ زمانہ ہے دربان محمدؐ کا

دستارِ فضیلت جو انساں کو خدا نے دی
صدقہ ہے محمدؐ کا احسان محمدؐ کا

دن رات برستے ہیں انوار اُسی دل پہ
جس دل میں نہاں ہوگا ارمان محمدؐ کا

قسمت کا سکندر ہے الطافؔ زمانہ میں
جس شخص کو مل جائے دامان محمدؐ کا

نعت شاہِ مدینہ ﷺ

ساقئ کوثر شافعِ محشر سرورِ عالم شاہِ مدینہ
بعدِ خدا ہیں سب سے برتر سرورِ عالم شاہِ مدینہ

نورِ الٰہی جلوۂ یزداں رحمتِ عالم خسرو خوباں
سر سے پا تک نور کا پیکر سرورِ عالم شاہِ مدینہ

چاند ستارے مہرِ درخشاں، جن و ملک انسان کہ حیواں
ساری خلقت آپ کی نوکر سرورِ عالم شاہِ مدینہ

صاحبِ قرآں نورِ مجسم نام ہے اُن کا اسمِ اعظم
سب کے ہادی سب کے رہبر سرورِ عالم شاہِ مدینہ

کب تک اشکِ غم کو پیا کب تک فرقت میں یوں جینا
اب تو دکھا دو روئے منور سرورِ عالم شاہِ مدینہ

آپ کا ہمسر کوئی نہیں ہے آپ سے برتر کوئی نہیں ہے
سب سے اعلیٰ سب سے بہتر سرورِ عالم شاہِ مدینہ

سوئی قسمت اسکی جگا دو قدموں میں اب اس کو بُلا لو
روتا ہے الطافؔ یہاں پر سرورِ عالم شاہِ مدینہ

نعتِ نبیؐ ﷺ

مظہرِ شانِ خدا میرے نبیؐ میرے نبیؐ
عظمتوں کی انتہا میرے نبیؐ میرے نبیؐ

باعثِ ایجادِ عالم نورِ خالق سر بہ سر
رونقِ ارض و سماء میرے نبیؐ میرے نبیؐ

چودھویں کا چاند جن کے نقشِ پا کا عکس ہے
ہاں وہی شمس الضحٰی میرے نبیؐ میرے نبیؐ

اے خدا کو ڈھونڈنے والو سنو آؤ ادھر
حق سے ملنے کا پتہ میرے نبیؐ میرے نبیؐ

مشکلوں میں ہر گھڑی سرکار کو آواز دو
دافعِ رنج و بلا میرے نبیؐ میرے نبیؐ

سب سے افضل سب سے اعلیٰ سب سے برتر مصطفےٰؐ
تاجدارِ انبیاءؐ میرے نبیؐ میرے نبیؐ

دیکھنا سرکارؐ کو اللہ کا دیدار ہے
جلوۂ ربّ العلیٰ میرے نبیؐ میرے نبیؐ

ہر کسی کی ہے صدا ارحملنا یا مصطفیٰؐ
ہرکسی کا آسرا میرے نبیؐ میرے نبیؐ

میں مریضِ عشق ہوں الطافؔ صمدانی سُنو
میرے غم کی ہیں دوا میرے نبیؐ میرے نبیؐ

نعتِ احمدِ مختار ﷺ

ایمان عشقِ احمدِ مختارؐ کے بغیر
ممکن نہیں کہ چھت رہے دیوار کے بغیر

دونوں جہاں میں چشمِ بصیرت سے دیکھیے
کچھ بھی نظر نہ آئیگا سرکارؐ کے بغیر

صدقہ رسولِ پاک کے کردار ہی کا ہے
باطل جو سرنگوں ہوا تلوار کے بغیر

اندازہ اس سے کیجئے ان کے مقام کا
کلمہ نہ پورا ہو سکا سرکار کے بغیر

یارب قسم ہے تجھ کو ترے ہی جلال کی
نکلے نہ دم حضورؐ کے دیدار کے بغیر

ممکن نہیں سکون کی دولت ہمیں ملے
ذکرِ رسولِ سیدِ ابرار کے بغیر

الطافؔ عرضِ حال زباں سے نہ کیجئے
ظاہر ہے سب حضورؐ پہ اظہار کے بغیر

نعتِ رسول اکرم ﷺ

نہ فکرِ دنیا نہ فکرِ عقبیٰ بڑے مزے کی یہ زندگی ہے
کرم ہے مجھ پر مرے نبیؐ کا خدا کی رحمت برس رہی ہے

نہ تھے سحر کے حسیں نظارے نہ چاند سورج نہ یہ ستارے
میں نقشِ پائے نبیؐ کے قرباں اُسی کی ساری یہ روشنی ہے

خود اپنی قدرت کے سب خزانے عطا کئے ہیں اُسے خدا نے
فقیر ہے جو درِ نبی کا اُسی کو حاصل تونگری ہے

وہی مدثر وہی مزمل وہی یٰسین اور طٰہٰ
خدائے برتر کے بعد بے شک اُن ہی کی ہستی بہت بڑی ہے

فرازِ عرشِ بریں کا عالم بسا ہوا ہے نظر میں ہر دم
نبیؐ کے نقشِ قدم پہ جب سے نظر ہماری جمی ہوئی ہے

نبیؐ کے در سے ملی ہے عزت نبیؐ کے در سے ملی ہے شہرت
بہ فیضِ عشقِ رسول اکرمؐ ہماری دنیا بدل گئی ہے

دُرود الطاف پڑھتے رہئے نبیؐ کی باتیں ہی کرتے رہئے
خدا نے اُس پر کرم کیا ہے زباں پہ جسکی نبیؐ نبیؐ ہے

نعتِ امامِ انبیاء ﷺ

امامِ انبیاءؑ ہیں جو حبیبِ کبریا ہیں جو وہی ہیں مصطفٰے میرے وہی ہیں مصطفٰے میرے
خرد سے ماورٰی ہیں جو ورأ سے بھی ورأ ہیں جو وہی ہیں مصطفٰے میرے وہی ہیں مصطفٰے میرے

خیال سے بیان تک گلوں سے گلستان تک زمین سے آسمان تک مکاں سے لامکان تک
سبھی کا رابطہ ہیں جو سبھی کا واسطہ ہیں جو وہی ہیں مصطفٰے میرے وہی ہیں مصطفٰے میرے

فلک فلک زمین زمین مثالِ شاہِ مرسلین حسین اور دلنشیں کوئی نہیں کوئی نہیں
جمالِ کبریا ہیں جو کمالِ کبریا ہیں جو وہی ہیں مصطفٰے میرے وہی ہیں مصطفٰے میرے

وہ حیی بھی ہیں قدیر بھی سمیع بھی بصیر بھی علیم اور خبیر بھی مُرید بھی نصیر بھی
کلیمِ خوش نوا ہیں جو جہاں میں حق نما ہیں جو وہی ہیں مصطفٰے میرے وہی ہیں مصطفٰے میرے

وہ تاجدارِ بحر و بر عظیم سے عظیم تر بلند ہیں وہ اُس قدر قدم ہیں اُن کے عرش پر
امیرِ دوسرا ہیں جو دعائے انبیاءؑ ہیں جو وہی ہیں مصطفٰے میرے وہی ہیں مصطفٰے میرے

وہ مظہرِ صفات ہیں ظہورِ نورِ ذات ہیں وہ سِرِّ کائنات ہیں، حیات ہی حیات ہیں
سبھی کی ابتداء ہیں جو سبھی کی انتہا ہیں جو وہی ہیں مصطفٰے میرے وہی ہیں مصطفٰے میرے

بنائے دو جہاں بھی ہیں نشانِ بے نشاں بھی ہیں مکینِ لامکاں بھی ہیں یہاں بھی ہیں وہاں بھی ہیں
کرم کی انتہا ہیں جو بقا ہی بس بقا ہیں جو وہی ہیں مصطفٰے میرے وہی ہیں مصطفٰے میرے

روشنائی میں سمندر گھل گیا انوار کا
لکھ رہا ہوں میں قصیدہ احمدِ مختار کا

زلف وعارض بالیقیں والیل اور والشمس ہیں
شرح سبحان الذی ہے قد مرے سرکار کا

ہے یقیں مقبولِ حق میری دعا ہو جائے گی
واسطہ میں دے رہا ہوں احمدِ مختار کا

ہیں سب ہی احسانمندِ محسنِ انسانیتؐ
کون ہے جس پر نہیں احساں مرے سرکار کا

شاہکارِ خالقِ کونین میرے مصطفےؐ
مثل ممکن ہی نہیں ہے سیدِ ابرار کا

جب صحابہؓ سے کہا اللہ نے لاترفعو
کیا نتیجہ ہو سکے گا آپ کے انکار کا

زندگی ہی زندگی ہے سیرتِ خیرالوریٰؐ
معترف سارا جہاں ہے آپ کے کردار کا

بک نہیں سکتا ہمارا سر کسی قیمت پہ بھی
ہے ہمارے سر میں سودا سیدِ ابرار کا

نعت گو اور نعت خواں اور سامعیں جنت میں ہیں
فیض ہے الطاف سارا نعتیہ اشعار کا

نعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

سلطانِ مدینہ شہہ ابرار کے صدقے
یہ جان و جگر احمدِ مختار کے صدقے

جس شہر میں رہتے ہیں شہنشاہ دو عالم
اُس شہر کے سب کوچہ و بازار کے صدقے

عالم کا مسیحا ہوا بیمارِ محمدؐ
اے عشقِ نبیؐ میں ترے بیمار کے صدقے

جس شاہ کے ٹکڑوں پہ گزارا ہے ہمارا
اُس شاہ کے ' اُس شاہ کے دربار کے صدقے

گویا ہے خدا پردہ میں سرتاجِ رُسل کے
مخلوقِ خدا کیوں نہ ہو گفتار کے صدقے

جب جب بھی چلی رحمتِ حق بن کہ چلی ہے
میں فاتح کونین کی تلوار کے صدقے

اللہ سے ملنے کو چلے جب شہہ والا
کونین ہوئے آپ کی رفتار کے صدقے

حسنینؓ کریمین کے قربان مرا دل
گھر بار مرا حیدرِکرار کے صدقے

کس کس پہ نہیں ہے مرے سرکار کا احساں
کافر بھی ہوئے آپ کے کردار کے صدقے

دیدارِ محمدؐ کی تڑپ جب ہوئی پیدا
ہر کوئی ہوا طالبِ دیدار کے صدقے

ہوتا ہے شب و روز یہ الطافِؔ حزیں بھی
رخسارِ نبی گیسوئے سرکار کے صدقے

نعت شاہِ طیبہ علیہ وسلم

جب نگاہِ شاہِ طیبہ حرزِ جاں ہو جائیگی
یہ حیاتِ چند روزہ جاوداں ہو جائیگی

نقشِ پائے صاحبِ اسریٰ جہاں ہوجائیگی
سرزمینِ دل وہیں سے آسماں ہو جائیگی

عاشقِ خیرالوریٰ جب بولنے پہ آئیگا
ساری خلقت اس کے آگے بے زباں ہو جائیگی

سر جھکانا ہی پڑے گا مصطفیٰؐ کے سامنے
مصطفیٰؐ کی شان و عظمت جب عیاں ہوجائیگی

عطرافشانی کریگی پھول بن جائیگی وہ
صحنِ گلشن میں کلی جب نعت خواں ہو جائیگی

اسوۂ خیرالوریٰ سے دُور گر ہو جاؤ گے
گل بداماں زندگی آتش فشاں ہو جائیگی

احمدِ بے میم کا عقدہ اگر کھل جائیگا
تیری ہستی رازدارِ کن فکاں ہو جائیگی

عشقِ احمد میں فنا ہوجائیگی ہستی اگر
پھر سمجھ لو وہ مکینِ لامکاں ہو جائیگی

مرطسیم ہو جائیگی جب دل پے تصویرِ نبیؐ
بارگاہِ دل نبیؐ کا آستاں ہوجائیگی

بے حسی اچھی نہیں دامن نبیؐ کا تھام لو
ورنہ اک دن ہرحقیقت داستاں ہوجائیگی

نورِ پاکِ مصطفٰے الطافؔ رہ جائیگا بس
ساری خلقت قبلِ محشر جب دھواں ہو جائیگی

نعتِ رسول اکرم ﷺ

سچ پوچھئے تو اُن کا ایمان ہے ادھورا
مثلِ بشر کا جن کو عرفان ہے ادھورا

کردار مصطفےؐ کواپنائے گا نہ جب تک
چاہے وہ کوئی بھی ہو انسان ہے ادھورا

پہلا سبق نہ ہوگا عشقِ رسول جس میں
اُس سلسلہ کا لوگو فیضان ہے ادھورا

کعبہ کا در نہ سمجھے آقا کے در کو جب تک
اقرارِ بندگی میں دربان ہے ادھورا

ہلکی سی ایک تجلّی بے چین کرگئی ہے
جی بھر کے دیکھنے کا ارمان ہے ادھورا

نسبت سے مصطفٰےؐ کی حاصل نہ ہو تو سمجھو
ہر شان ہے ادھوری ہر مان ہے ادھورا

خود کو چُھپا کے ہر دم ظاہر کرو خدا کو
ایسا نہ ہو تو سمجھو احسان ہے ادھورا

اُمّی لقب کے در سے نسبت نہ ہو گی جب تک
ہر علم و آگہی کا وجدان ہے ادھورا

جب تک نہ جان لے تُو الطافِ مصطفیٰؐ کو
حق آگہی کا تیرا اعلان ہے ادھورا

نعتِ مصطفیٰ ﷺ

خالقِ کُل کا ظہورِ لاتعیّن مصطفیٰ
باعثِ ایجادِ عالم شاہدِ کُن مصطفیٰ

سانس کی لے دل کی دھڑکن پر نہیں موقوف کچھ
وجد میں اب کہہ رہا ہے ہر موئے تن مصطفیٰ

جب خدا آیا نظر تو میں نے سمجھا آپ ہیں
کر گئی ہے دل میں گھر یوں آپ کی دُھن مصطفیٰ

صد ہلالِ عیدِ قرباں جس پہ ہیں آٹھوں پہر
آپ کی انگشتِ اقدس کا ہے ناخن مصطفیٰ

مظہرِ ذات و صفاتِ کبریا بس آپ ہیں
آپ ہی میں ہیں خدا کے سب کے سب گُن مصطفیٰ

پہلے تو الطاف خالق سے سماعت مانگ پھر
ذرّے ذرّے کی زبان سے ہر گھڑی سُن مصطفیٰ

چین پائے گا من مدینے میں
دور ہوگی تھکن مدینے میں

رحمتوں کی چھبن مدینے میں
ہے چمن در چمن مدینے میں

شعلہ طور بنکے بھڑکے گی
میرے دل کی اگن مدینے میں

جھاڑ جھنکار سے بھری دنیا
چاند تاروں کا بن مدینے میں

عقل کو راستہ دکھائے گا
میرا دیوانہ پن مدینے میں

میگھ ملہار گارہی ہے سُو
رحمتوں کی پون مدینے میں

میں ازل سے ہی مصطفٰے کا ہوں
میں یہاں میرا من مدینے میں

خاک پائے رسول مِلنے کو
لوٹتا ہے گگن مدینے میں

جسکا سایہ نہیں نظر آیا
نور کا وہ بدن مدینے میں

زلفِ آقا کی ہے مہک ہر سو
کیا ہے مُشکِ ختن مدینے میں

ذرّے ذرّے پہ ہوگیا قربان
دیکھو لعلِ یمن مدینے میں

کس کی صورت کو تکتے رہتا ہے
تو اے چرخِ کُہن مدینے میں

جانے کس دن بُلائینگے مجھ کو
تاجدارِ زمن مدینے میں

جا کے الطاف آئیگا کیسے
جب ہے اُسکا وطن مدینے میں

میں کیا بتاؤں کیا ہے بھلا رتبۂ رسولؐ
مولائے کائنات ہے پروردۂ رسولؐ

"لَاتَرْفَعُوْ" کا حکم جو نازل ہوا تو پھر
دستک نہ سن سکا کبھی دروازۂ رسولؐ

قرباں دوجہاں ہیں چٹائی پہ آپ کی
کس شان کا ہے دیکھئے غالیچۂ رسولؐ

"مَا یَنْطِقُ" سے بات سمجھ میں یہ آگئی
اللہ بولتا رہا دَر پردۂ رسولؐ

واللہ گر حضورؐ کے جلوے نہ پائے گا
جنت سے لوٹ آئے گا دیوانۂ رسولؐ

گردن اُڑا کے کر دیا ثابت عمرؓ نے یہ
حکمِ خدا سے کم نہیں فرمودۂ رسولؐ

بینائی اُس کی آنکھوں کی تقدیر بن گئی
جسکی نظر کے سامنے ہو جلوۂ رسولؐ

سر پہ ہے اُس کے ہر گھڑی رحمت کا سائبان
کس درجہ خوش نصیب ہے آشفتۂ رسولؐ

الطاف مصطفیٰؐ کے سوا مانگتا بھی کیا
اوروں سے کب بہلتا ہے دیوانۂ رسول

خدا سے کس نے ہمیں ملایا بجز محمدؐ بجز محمدؐ
بڑھایا کس نے شرف ہمارا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

ہزاروں لاکھوں حسین دیکھے جمیل دیکھے امین دیکھے
نظر کو میری کوئی نہ بھایا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

جمالِ حق ہو جمال جس کا کمالِ حق ہو کمال جس کا
قسم خدا کی نہ میں نے دیکھا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

نہ کوئی شمس الضحیٰ ہوا ہے نہ کوئی بدرالدجیٰ ہوا ہے
نہ کوئی یٰسٓ نہ کوئی طٰہٰ بجز محمدؐ بجز محمدؐ

بنائے کون و مکاں سے پہلے تھا سر بہ سجدہ خدا کے آگے
وہ کون تھا وہ کوئی نہیں تھا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

خدا کی ساری خدائی جس پر خدائی کیا ہے خدا بھی جس پر
ہوا ہو شیدا ہے کوئی ایسا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

ظہور جس کا خدا کی رحمت، وجود جس کا خدا کی نعمت
ہوا ہے کوئی نہ کوئی ہوگا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

ہوا نہیں تھا ظہور کس کا تھا اُس گھڑی بھی وجود اُن کا
ہے کون کہیے قدیم ایسا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

سحر میں نورِ سحر کی صورت گلوں میں رنگ و مہک کی فطرت
نہ کوئی اب ہے نہ کوئی کل تھا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

زمانے بھر میں خدا کا مظہر ہے بعدِ حق جو بزرگ و برتر ہے
ہے کون ایسا خدا کا بندہ بجز محمدؐ بجز محمدؐ

خیالِ انساں سے ماورائی کو ہر ابتدا کو ہر انتہا کو
بتاؤ الطافؔ کس نے دیکھا بجز محمدؐ بجز محمدؐ

نورِ خدا ہیں سربسر صلِ علیٰ محمدؐ
بعد از خدا بزرگ تر صلِ علیٰ محمدؐ

رازِ حیات جاوداں عشق میں ان کے ہے نہاں
صدقے ہے ان پہ گھر کا گھر صلِ علیٰ محمدؐ

دونوں جہاں کے تاجور مالکِ مُلکِ بحر و بر
بیٹھے ہیں فرشِ خاک پر صلِ علیٰ محمدؐ

کوئی نہیں ہے ہمسفر قوسین کی ہے رہگذر
سوچو ہے کون راہ بر صلِ علیٰ محمدؐ

مختارِ شش جہات ہیں مقصودِ کائنات ہیں
زیرِ قدم ہیں خشک و تر صلِ علیٰ محمدؐ

فردِ عمل کو دیکھکر ہوگا خدا بھی خوش مگر
لکھا رہے سطر سطر صلِ علیٰ محمدؐ

جو ہے فدائے مصطفیٰؐ جو ہے گدائے مصطفیٰؐ
چرچے ہیں اُس کے عرش پر صلِ علیٰ محمدؐ

ساری دعائیں بے اثر پہونچے گی کیسے عرش پر
شامل نہیں ہو آمیں اگر صلِ علیٰ محمدؐ

حسن و جمال مصطفےٰؐ عکسِ جمالِ کبریا
لاکھوں درود آپؐ پر صلِ علیٰ محمدؐ

میرے نبیؐ ہیں جس قدر دونوں جہاں میں اس قدر
کوئی نہیں ہے ذی اثر صلِ علیٰ محمدؐ

قُرب خدا کے واسطے حق کی عطا کے واسطے
رکھو سدا زباں پہ صلِ علیٰ محمدؐ

سرکو جھکا کے ہر گھڑی **الطاف** نے کہا یہی
لیجیے ہماری بھی خبر صلِ علیٰ محمدؐ

مرے پیشِ نظر روئے نبیؐ ہے
عبادت کا مزہ اب اور ہی ہے

دو عالم میں جو ہر سُو روشنی ہے
نبیؐ کے نور کی تابندگی ہے

جو کعبے سے دلوں تک آرہی ہے
جمالِ مصطفےؐ کی روشنی ہے

نبیؐ کی یاد میں جو بےخودی ہے
خودی اُس پے تصدق ہو رہی ہے

سمجھنے کیا حیاتِ دائمی ہے
نبیؐ پہ جان دینا لازمی ہے

نبوت جس پہ نازاں ہر گھڑی ہے
مرے سرکار کی پیغمبری ہے

جہاں پہ نعت کی محفل سجی ہے
وہاں پہ نور کی چادر تنی ہے

مرے اشعار میں جو دلکشی ہے
نبیؐ کے حُسن کی کاریگری ہے

لسانِ حق پہ اُس کا نام آیا
زباں پہ جسکی ہر دم یا نبیؐ ہے

لباسِ عبدیت میں نورِ کامل
یہاں عاجز شعور و آگہی ہے

یہ ہے دربار ختم المرسلیں کا
یہاں پر خامشی بھی بولتی ہے

خدا کو دیکھنے کی جستجو تھی
نظر روئے نبیؐ پر ٹِک گئی ہے

نبیؐ کے نور سے ممکن ہوا یہ
عناصر میں جو باہم دوستی ہے

مدینہ جاؤں جاکے پھر نہ آؤں
یہی میری تمنائے دلی ہے

بشرٌ مثلِ بشرٌ کہہ تو رہا ہوں
مگر اُن کی حقیقت اور ہی ہے

بجز عشقِ نبیؐ بیکار ہے سب
یہی اک بات لوگو کام کی ہے

نبیؐ کے نقشِ پا کو چومتے ہیں
جنھیں حاصل شعورِ بندگی ہے

خدا کا گھر نہ کیسے جگمگاتا
چراغ مصطفیٰ کی روشنی ہے

ثنائے مصطفیٰؐ الطافؔ کیجئے
ثنائے مصطفیٰ ہی زندگی ہے

خوشا بخت میں ہوں گدائے محمدؐ
مری زندگی ہے ولائے محمدؐ

ثنا کر رہے ہیں محمدؐ خدا کی
خدا کر رہا ہے ثنائے محمدؐ

کبھی جو خدا آیا تھا پردے سے باہر
وہ پردے سے آیا برائے محمدؐ

خدا کے سوا یاد کچھ بھی نہیں ہے
مرے دل میں جب سے سمائے محمدؐ

انیسِ دو عالم رفیقِ الٰہی
نہیں ہے کوئی بھی سوائے محمدؐ

مصیبت کے دن ہیں پریشانیاں ہیں
کرم کر الٰہی برائے محمدؐ

دیارِ مدینہ ہے دربارِ عالی
فلک پر ہے خلوت سرائے محمدؐ

اُسی پر فدا ہے خدا کی خدائی
دل و جاں سے جو ہے فدائے محمد

طریقت کا الطافؔ ہے یہ خلاصہ
ملے ہم خدا سے جب آئے محمدؐ

ایسا کرم کیا کہ طلب سے سواَ دیا
قطرے کو مصطفٰے نے سمندر بنا دیا

عرش بریں پہ حق نے بلاکر رسول کو
خیرِ بشر کا مرتبہ کیا ہے دکھا دیا

جنت خود اپنے حسن پہ نازاں نہ ہو کہیں
''یہ سوچ کر خدا نے مدینہ بنادیا''

دنیا کی نعمتیں ہوں کے عقبٰی کی راحتیں
جو کچھ دیا حضورؐ نے حد سے سوا دیا

خود کو چھپا کے خالقِ کُل کائنات نے
پہچان اپنی آپؐ کا عرفاں بنا دیا

آبِ حیات نام ہے عشقِ رسول کا
وہ خوش نصیب ہے جسے حق نے پلا دیا

مجھ سے گنہگار پہ الطاف یہہ کرم
خیرالورٰی نے خیر کا دریا بہا دیا

دنیا رسولؐ کی ہے زمانہ رسولؐ کا
ہر سمت اڑ رہا ہے پھریرا رسولؐ کا

اللہ خود ہی اُسکا خریدار ہوگیا
جس سر میں بھی سما گیا سودا رسولؐ کا

مرضی خدائے پاک کی سب دیکھتے رہے
اللہ دیکھتا رہا تماشا رسولؐ کا

سُو سُو وسیلے تم کو مبارک ہو صاحبو
کافی ہے مجھکو ایک وسیلہ رسولؐ کا

فرشِ زمیں پہ اسلئے پڑتا نہیں ہے وہ
عرشِ بریں پہ رہ گیا سایہ رسولؐ کا

جسکی ہر اک موج ہے تخلیقِ کائنات
وہ بحرِ نور نقشِ کفِ پا رسولؐ کا

قدموں پہ اُن کے جان وہ قربان کر چکے
جو جانتے ہیں جان سے رشتہ رسولؐ کا

عشقِ رسولؐ پاک کی دولت سمیٹ لو
دونوں جہاں میں چلتا ہے سکہ رسولؐ کا

ہونٹوں سے دل میں نور کا دریا اُتر گیا
ہونٹوں پہ نام جیسے ہی آیا رسولؐ کا

ہم رنگ ہے خدائے جلیل و عظیم کا
قوسین کی فضاؤں میں جلوہ رسولؐ کا

انوارِ کبریا کا ہے مرکز بنا ہوا
الطافؔ جب سے دل ہے ٹھکانہ رسولؐ کا

جو عشقِ محمدؐ میں گرفتار ہوا ہے
ہر فکر سے کونین کی آزاد ہوا ہے

اللہ نے جب جب بھی کرم ہم پہ کیا ہے
سرکارِ دو عالم کے وسیلے سے کیا ہے

وہ کون ہے جو مثلِ بشر جلوہ نُما ہے
یہ راز کہاں ہر کسی انساں پہ کھلا ہے

ہر ایک نبیؐ نائبِ سرکار ہوا ہے
یہ سرِّ خفی کُنتُ نبیاً سے کُھلا ہے

ہو چشمِ بصیرت تو ذرا غور سے دیکھو
ہر چہرے پہ مَن نورِ محمدؐ ہی لکھا ہے

کعبے کی نگاہیں بھی اسے ڈھونڈ رہی ہیں
جو گنبدِ خضریٰ کی طرف دیکھ رہا ہے

مَا یَنطِقُ اعلان ہے اس بات کا لوگو
انسان کے پردے میں خدا بول رہا ہے

میں دیکھ رہا ہوں شہہ کونین کی جانب
اور میرا خدا میری طرف دیکھ رہا ہے

الطاف و عنایات کے انداز تو دیکھو
الطافؔ کو بھی دامنِ سرکار ملا ہے

جس میں سرکار کے قدموں کی ضیاء رہتی ہے
ایسی تابندہ نظر عرش رسا رہتی ہے

زندگی اُن پہ ہی نازاں بخدا رہتی ہے
جنکی فطرت میں محمدؐ سے وفا رہتی ہے

ہجر کا غم ہے نہ شکوہ نہ شکایت کوئی
عشقِ سرکار کی دنیا ہی جُدا رہتی ہے

نام سرکار کا لیکر جو جلا کرتے ہیں
اُن چراغوں کے تحفظ کو ہوا رہتی ہے

کونسے دن مجھے دیدارِ شہہ دیں ہوگا
اک یہی فکر مجھے صبح و مسا رہتی ہے

فاصلہ جسم کی دُوری سے ہے قائم ورنہ
جان کب جانِ دوعالم سے جدا رہتی ہے

مرضیٔ حق کا پتہ رہتا ہے الطاف انہیں
جن کے پیشِ نظر آقا کی رضا رہتی ہے

حقیقت میں کون و مکاں کی حقیقت
محمدؐ کے جلوے محمدؐ کی صورت

امامت ، ولایت ، نبوت ، رسالت
محمدؐ کے دم سے ہے اِن سب کی عظمت

یہ حکمِ خدا ہے نبیؐ کی ہے سُنت
وگرنہ میں کرتا طوافِ عمارت

محمدؐ کی مدحت محمدؐ سے الفت
خدا کی عبادت خدا کی عبادت

خدا کی عنایت کرم ہے نبیؐ کا
نہیں اس سے ہٹ کر ہماری حقیقت

تصدق میں سلطانِ کون و مکاں کے
مدینے کی گلیاں ہوئیں رشکِ جنت

تو رہتا ہے سر پہ شہہ انبیاؐ کے
عجب تیری قسمت ہے تاجِ شفاعت

شعور انبیاء کا بھی عاجز ہو ہے
جو نکلا سمجھنے محمدؐ کی عظمت

سمجھ ہو تو سمجھو میں جو کہہ رہا ہوں
وہی راز داں اور وہی رازِ وحدت

سمایا جو آدم میں نورِ محمدؐ
اُٹھایا ہے آدم نے بارِ امانت

انہی سے ہے قائم ہواؤں کی مستی
سحر کا اجالا گلوں کی صباحت

خدا کی بدولت نبیؐ سے ملے ہیں
خدا سے ملیں گے نبیؐ کی بدولت

وہی شخص بھی ہیں وہی عکس بھی ہیں
وہی آئینہ بھی یہی ہے حقیقت

وہ ہوں اولیاء انبیاء یا کہ کچھ ہوں
محمدؐ کی سب کو پڑے گی ضرورت

شہنشاہِ کون ومکاں ہیں محمدؐ
اُنہی کے گھرانے کو زیبا سیادت

حقیقت ہراک شئے کی نورِ نبیؐ ہے
ملے گی ہراک شئے میں اُن کی شباہت

نہ سمجھا ہے اب تک بھی الطافؔ کوئی
محمدؐ کا رُتبہ محمدؐ کی عظمت

سرکار سے پہلے تھا کیا کیا جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں
یہ حور و ملک یہ ارض و سماٗ جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

وہ شافع محشر صلِ علیٰ وہ رشکِ ملک محبوبِ خدا
وہ موسیٰ ہیں یا ہیں عیسیٰ جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

سرکار ہمارے ہیں جیسے کونین میں کوئی ہے ایسا
یا ان سے بڑا یا ہم ہیں جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

تم رات اور دن کیوں روتے ہو کیا فکر ہے تم کو جنت کی
یا خوف ہے تم کو دوزخ کا جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

سرکارِ دوعالم کی منزل سرکارِ دوعالم کا مسکن
یاسدرہ ہے یا غارِ حرا جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

پہرے کو بہاریں رقصاں ہیں دربار سجا ہے یہ کسکا
یہ قیصر ہے یا ہے کسریٰ جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

الطافؔ بتاؤ شام و سحر کیا مانگ رہے ہو اللہ سے
دنیا کی دولت یا عقبیٰ جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

سلطانِ عرب سلطانِ عجم جس وقت کرم فرماتے ہیں
تقدیر سنورتی جاتی ہے حالات بدلتے جاتے ہیں

اے گردشِ دوراں ہوش میں کچھ اسکی خبر بھی ہے تجھکو
لاج اپنے غلاموں کی رکھنے آقائے مدینہ آتے ہیں

دوزخ کے دہکتے شعلوں کو بے شک وہ بجھا کر رکھدینگے
فرقت میں رسولِ اکرم کی جو اشک بہائے جاتے ہیں

یہ نعتِ نبی کی محفل ہے تعظیم ضروری ہے لوگو
اس محفلِ ایماں پرور میں تشریف محمدؐ لاتے ہیں

ارماں تو سبھی کو رہتا ہے طیبہ کی زیارت کا لیکن
سرکار بلاتے ہیں جنکو طیبہ کو وہی تو جاتے ہیں

اللہ کی رحمت ہے ان پر کونین میں چرچہ ہے انکا
جو نعت نبیؐ کی پڑھتے ہیں جو گیت نبیؐ کے گاتے ہیں

جینا تو انہیں کا جینا ہے مرکر بھی وہ زندہ ہیں بے شک
الطاف رسولِ اکرم سے جینے کی ادا جو پاتے ہیں

کس کی مدحت ہے پہلے یہ سمجھو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے
سوچ کر مُنہ کو تم اپنے کھولو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

راہ دشوار ہے بے بسی ہے جس طرف دیکھئے تیرگی ہے
ہر قدم پر نبیؐ کو پکارو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

بندگی پر ناز نہیں اچھا بندگی کا نہیں کچھ بھروسہ
دامنِ مصطفٰے کو نہ چھوڑو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

ذکرِ خیرالوریٰ زندگی ہے ذکرِ خیرالوریٰ بندگی ہے
ذکرِ آقا سے مُنہ کو نہ موڑو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

جو بھی چاہو محمدؐ سے لے لو اپنا دامن مرادوں سے بھر لو
غیر سے کچھ بھی ہر گز نہ مانگو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

بے ہنر وہ نہیں با ہنر ہے اُس پہ ہر دم خدا کی نظر ہے
عاشقِ مصطفٰے کو نہ چھیڑو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

لاکھ دولت کی ہے ایک دولت عشقِ احمدؐ خدا کی ہے نعمت
عشقِ احمدؐ کو دل میں بسالو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

ہے ضروری ادب مصطفےٰ کا نام لیتے ہی شاہِ ھدیٰ کا
مومنو اپنے سرکو جھکا لو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

بات الطافؔ ہے مصطفےٰ کی نعت بے شک عطا ہے خدا کی
نعت لکھنے سے پہلے یہ سوچو ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

نطق عاجز ہوش گم اور عقل بے پرواز ہے
کیا سمجھ میں آئے گا جو مِثْلُکُم کا راز ہے

سانس کی ہر آمد و شد میں ہے ذکرِ مصطفٰے
میری ہر اک سانس پر اب زندگی کو ناز ہے

میں فدا گھربار قرباں احمدِ مختارؐ کے
ہر دل حق آشنا کی بس یہی آواز ہے

آ نہیں سکتا زمانے کے اثر میں وہ کبھی
جو غلامِ مصطفٰےؐ ہے وہ زمانہ ساز ہے

ناز اُٹھاتا ہے خدا بیشک اُسی انسان کے
احمدِ مختارؐ کی نسبت پہ جس کو ناز ہے

انبیاً نائب ہیں سارے سرورِ کونین کے
کُنْتُ نَبِیّاً کی صدا اِس بات کی غماز ہے

بے ہنر الطافؔ صمدانی کی شہرت چارسُو
سرورِ کونین کی نسبت کا یہ اعجاز ہے

سرکارؐ جب سے آپ کا فیضان ہوگیا
ہر مرحلہ حیات کا آسان ہو گیا

جس کو بھی اپنی ذات کا عرفان ہو گیا
قدموں پہ وہ حضورؐ کے قربان ہو گیا

محفوظ دل نے کرلیا صورت کو آپ کی
دل اسطرح سے حافظِ قرآن ہو گیا

قربان جایئے درِ خیر الانامؐ کے
جس کو گدائی مل گی سلطان ہوگیا

بے فکر جی رہا ہوں تو اُسکا ہے یہ سبب
عشقِ رسول جینے کا سامان ہو گیا

وہ نور جسکا اسمِ گرامی ہے مصطفےٰؐ
تخلیقِ کائنات کا عنوان ہوگیا

الطافؔ جو بھی ہوگیا شیدا حضورؐ کا
ایمان ہے وہ صاحبِ ایمان ہو گیا

نبیؐ کے چہرۂ اقدس کو میں قرآن لکھونگا
نبیؐ کی چاہ کو میں زندگی کی جان لکھونگا

نبیؐ کے چاہنے والے کو میں انسان لکھونگا
نہو الفت جسے انؐ سے اُسے شیطان لکھونگا

کوئی مجھ سے جو پوچھے کون ہے کیا نام ہے تیرا
غلام سیدِ عالم مری پہچان لکھونگا

نہیں ممکن لکھوں اوصاف سارے یہ سوچا ہے
نبیؐ کی ذاتِ اقدس کو خدا کی شان لکھونگا

شبِ معراج کی جب بھی کروں تفہیم تو آقاؐ
خدا کو میزباں اور آپ کو مہمان لکھونگا

مقدر سے جو مل جائے کبھی چوکھٹ شہِ دیں کی
میں اپنے آنسوؤں سے دل کے سب ارمان لکھونگا

اگر پوچھے کوئی مجھ سے کہ سلطانی کہو کیا ہے
گدائے سرورِ عالم کو میں سلطان لکھونگا

کہاں الطافؔ صمدانی کہاں نعتِ نبیؐ صاحب
نبیؐ کی ذاتِ اقدس کا اِسے فیضان لکھونگا

تیرگی میں مطلعِ انوار کی باتیں کرو
نقشِ پائے احمدِ مختارؐ کی باتیں کرو

جسم و جاں میں نور کا دریا رواں ہوجائیگا
یا پڑھو قرآن یا سرکار کی باتیں کرو

میرے دل میں رونقیں ہیں کوچۂ سرکار کی
اب نہ مجھ سے مصر کے بازار کی باتیں کرو

ہے یہی فرمانِ ربِ ذوالجلال اے دوستو
تذکرہ سرکار کا سرکار کی باتیں کرو

ہے عقیدت آپ کو گر احمدِ مختارؐ سے
چار سے نسبت رکھو اور چار کی باتیں کرو

مصلحت اب شیوائے اربابِ حق ہونے لگی
ذوالفقارِ حیدرِ کرار کی باتیں کرو

ہے زمانہ جذبۂ ایثار سے ناآشنا
عاشقانِ مصطفےٰؐ انصار کی باتیں کرو

ذکرِ خورشید و قمرکو چھوڑکر الطاف تم
رشکِ خورشید و قمر رخسار کی باتیں کرو

کرو جتنی بھی تم سے ہو سکے مدحت محمدؐ کی
ثنائے حق تعالیٰ ہے ثنا حضرت محمدؐ کی

کلام اللہ کی تفسیر ہے سیرت محمدؐ کی
خدائی دین کا آئین ہے فطرت محمدؐ کی

ترا دیدار ہے دیدار آقائے مدینہ کا
الٰہی دیکھ لوں میں بھی کبھی صورت محمدؐ کی

اُسے کونین میں قرب الٰہی ہوگیا حاصل
جسے بھی ہوگئی حاصل یہاں قربت محمدؐ کی

فلک آثار جلوے ہیں نگاہِ مُشتِ خاکی میں
کہاں تک لے گئی انسان کو نسبت محمدؐ کی

قیامت تک رہے گی لہلہاتی فصلِ اسلامی
یہ کھیتی ہے خدا کی اور ہے محنت محمدؐ کی

"خلقت آدمؑ" اللہ نے ارشاد فرمایا

بنائی جس گھڑی اللہ نے صورت محمدؐ کی

ہوئی تخلیق کی تکمیل جب نورِ محمدؐ سے
سمجھ میں کیسے آئے گی بھلا عظمت محمدؐ کی

خدا کا فضل ہے الطافؔ اپنی زندگی کیا ہے
خدا کے فضل ہی کا نام ہے رحمت محمدؐ کی

توسین بالیقین ہے مسکن رسولؐ کا
یہ ساری کائنات ہے آنگن رسولؐ کا

حسنِ ازل کی خوبیاں کچھ اُس سے پوچھیئے
جس کی نظر میں ہے روخِ روشن رسول کا

عہدِشباب رحمتِ پُروَر وقار ہے
سرمایہ دینِ حق کا ہے بچپن رسول کا

اسلام شاہِ طیبہ کی فطرت کا عکس ہے
ہر اک عمل ہے اعلٰی و احسن رسولؐ کا

موسم کی قید کیسی خزاں کیا بہار کیا
سر سبز ہی رہے گا یہ گلشن رسولؐ کا

زیبائشِ رسول کا آیا جو مرحلہ
اللہ خود ہی بن گیا درپن رسولؐ کا

دونوں جہاں کی نعمتیں اُسکا نصیب ہیں
جس کو نصیب ہو گیا دامن رسولؐ کا

والیل زلفِ عنبریں مرے حضورؐ کی
والشمس والضحی رُخِ روشن رسول کا

دوزخ کی آگ چُھو نہیں سکتی کبھی اُسے
الطافؔ جس کو ہو گیا درشن رسول کا

جو اسرارِ اُمّی لقب جانتے ہیں
خدائی کے سارے وہ ڈھب جانتے ہیں

تمنائے اہلِ طلب جانتے ہیں
کِسے کیا ہے دینا وہ سب جانتے ہیں

حیاتِ مسلسل کی راعنائیوں کو
فدائیانِ شاہِ عرب جانتے ہیں

جو علم الٰہی سے ظاہر ہوا ہے
حبیبِ الٰہی وہ سب جانتا ہیں

رسولِؐ خدا کی جو ناراضگی ہے
اُسے ہم خدا کا غضب جانتے ہیں

جو خود اپنی ہستی سے واقف نہیں وہ
محمدؐ کی عظمت کو کب جانتے ہیں

اُنہی سے خداوندے مطلق ہے راضی
جو آقا کا میرے ادب جانتے ہیں

حقیقت کو اپنی محمدؐ سے پوچھو
وہی سب کا نام و نسب جانتے ہیں

جو شیرینی ہے نامِ آقا میں پنہاں
مٹھاس اُس کی الطاف لب جانتے ہیں

میں مدینے چلا میں مدینے چلا
مرحبا مرحبا میں مدینے چلا

باغ میں اب مرے پھول کھل جائنگے
سن اے بادِ صبا میں مدینے چلا

کوئی بھی اب مجھے روک سکتا نہیں
حکمِ رب ہو گیا میں مدینے چلا

لب پے ہر دم درودوں کے نغمے سجا
سر جُھکا تا ہوا میں مدینے چلا

نُور ہی نُور برسے گا آنکھوں پہ
ہوگی دل کی جِلا میں مدینے چلا

یاد آقاؐ کی مُجھ کو ستانے لگی
دل تڑپنے لگا میں مدینے چلا

زادِ راہِ سفر ساتھ کچھ بھی نہیں
لے کے نامِ خدا میں مدینے چلا

رقص میں آگئے یہ زمیں آسماں
جب کسی نے کہا میں مدینے چلا

مجھ پہ الطاف لطف و کرم ہوگیا
باب رحمت کھلا میں مدینے چلا

گلوں کو تازگی دینے سحر کو روشنی دینے
جمالِ مصطفیٰؐ کافی ہے سب کو زندگی دینے

مرادِ زندگی دینے تمنائے دِلی دینے
نبیؐ آئے ہیں سارے غم کے ماروں کوخوشی دینے

خدائے لم یزل انسان کو سلطانِ طیبہ کا
بنا دیتا ہے دیوانہ خود اپنی آگہی دینے

سبھی نعتیں مکرم ہیں سبھی نعتیں معظم ہیں
فضیلت کچھ الگ پائی بوصیریؒ کے قصیدے نے

ازل سے ہی کیا معمور حق نے عشقِ احمدؐ کو
غرورِ بندگی لیکر شعورِ بندگی دینے

مدینہ شہر سے ہوکر نبیؐ کے پاؤں کو چھوکر
صبا آئی ہے گلشن میں بہارِ سرمدی دینے

کتابِ عشقِ احمدؐ کی ہر اک تحریر کا مضموں
زمانے پر کیا ظاہر نگاہوں کے تجدیدے نے

خیال آیا جہاں نامِ نبیؐ تحریر کرنے کا
سیاہی جھوم کر آئی قلم کو روشنی دینے

ہمارا بھی سلامِ بندگی آقا سے کہدینا
درِ خیرالوریٰ پے تم جو پہونچو حاضری دینے

زبانِ عشق کے اظہار سے کچھ ہو نہیں سکتا
نبیؐ کے عشق میں تیار رہیے جان بھی دینے

کرم ہے احمدِ مختارؐ کا الطاف صمدانی
جو آمادہ ہوئی ہے زندگی ہم کو خوشی دینے

جس کی ہر ایک بات ہو سچی چت بھی اُس کی پَٹ بھی اُس کی
جس سے خدا ہو جائے راضی چت بھی اُس کی پَٹ بھی اُس کی

میرے نبیؐ کا شیدا ہے جو خاص خدا کا بندہ ہے وہ
عشقِ نبی ہے قسمت جسکی چت بھی اُس کی پَٹ بھی اُس کی

شاہِ مدینہ کی نسبت سے کام سبھی کے بن جاتے ہیں
جسکی نسبت ہو گی پکّی چت بھی اُس کی پَٹ بھی اُس کی

ساری خدائی اُن کی ہے وہ جس کو جو چاہے دیتے ہیں
چشمِ کرم ہے جس پر اُن کی چت بھی اُس کی پَٹ بھی اُس کی

نامِ نبیؐ ہے جس کا وظیفہ عشقِ نبیؐ ایمان ہے جس کا
ہر میداں کا ہے وہ غازی چت بھی اُس کی پَٹ بھی اُس کی

مشکل میں جو اُن کو پکارے مشکل اُس کی ٹل جاتی ہے
راہ میں جس نے اُن کو صدا دی چت بھی اُس کی پَٹ بھی اُس کی

کہتا ہے الطافؔ سنو تم عشقِ شہنشاہِ بطحیٰ میں۔
جان کی دولت جس نے لٹا دی چت بھی اُس کی پَٹ بھی اُس کی

سارا عالم روضۂ سرکار کے اطراف ہے
جیسے دنیا جسم ہے اور شہرِ طیبہ ناف ہے

لفظِ کُن سے پیشتر جلوہ فگن ہیں مصطفٰے
مصطفٰے ﷺ سے پیشتر یہ نون اور نہ کاف ہے

جو رسول اللہ کا دل سے فدائی ہو گیا
فطرتاً وہ نیک ہے اور شاملِ اشراف ہے

جانتا سب کچھ ہے لیکن مانتا ہرگز نہیں
منکرِ خیرالورٰی بھی کس قدر ہی ژاف ہے

جب بھی چاہیں دیکھ لیتے ہیں جمالِ مصطفٰے
عاشقوں کا شیشۂ دل اس قدر شفاف ہے

چاہتے ہو گر شفا سرکار کو آواز دو
ذاتِ سرکارِ مدینہ در حقیقت شاف ہے

در گذر کرنا عفو سے کام لینا مومنو
وصفِ سرورؐ خاص یہ من جملۂ اوصاف ہے

سرورِ کونین نے سب کچھ ہمیں سمجھا دیا
کس میں کتنا فائدہ ہے کس میں کیا اسراف ہے

شانِ آقا میں جو ہو سوئے ادب کا شائبہ
ایسی ہر تحریر کا اب لازمی اتلاف ہے

جان کی پرواہ نہ کر اب اُٹھ خدا کے واسطے
جو لگی ہے داؤ پر وہ عزتِ اسلاف ہے

شاہِ طیبہ کیجئے الطاف پر چشمِ کرم
آپ کے دربار کا ادنیٰ گدا الطاف ہے

اندھیروں میں اُجالا بالیقیں ہر گام ہو جائے
ہمارے دل پہ کندہ گر نبیؐ کا نام ہو جائے

اگر سنّت نبیؐ کا خلاصہ عام ہو جائے
نقیبِ مصطفٰےؐ ہر اک نبیؐ کا نام ہو جائے

مئے عشقِ نبیؐ کی تشنگی تسکین ہے دل کی
الٰہی قلبِ تشنہ اور تشنہ کام ہو جائے

وفاداری محمدؐ سے خدا سے ہے وفاداری
مرے جینے کا مقصد بس یہی پیغام ہو جائے

الٰہی مجھکو دیدارِ محمدؐ کر عطا پہلے
پھر اُسکے بعد میری زندگی کی شام ہو جائے

مرادوں کے درختوں پر ثمر آئینگے پل بھر میں
نگاہِ خاص گر مائل بہ لطفِ عام ہو جائے

زباں پر جس جگہ الطاف نامِ مصطفٰےؐ آئے
رفو چکر وہیں سے گردشِ ایام ہو جائے

خدا سے رابطہ اُنکا رہا ہے
نبیؐ کی نعت جو پڑھتا رہا ہے

نبیؐ کا عشق دل پر چھا رہا ہے
مقدر ہے کہ چمکا جا رہا ہے

خیالِ سرورِ دیں آ رہا ہے
خیالِ غیر دل سے جا رہا ہے

خدا جانے وہ کیا تصویر ہو گی
مصوّر خود جسے تکتا رہا ہے

بہ فیضِ احمدِ مُرسل ہوا میں
چراغِ عاشقاں جلتا رہا ہے

تڑپ اے دل تڑپنا ہے عبادت
نبیؐ کا غم ابد تڑپا رہا ہے

"محمدؐ" حمد جسکی ہو چکی ہو
زمانہ حمد کو دہرا رہا ہے

شہہِ کونین کا ہے وہ پسینہ
چمن کے پھول جو مہکا رہا ہے

مُقام اُن کا سمجھنا غیر ممکن
فلک بھی جن کے زیرِ پا رہا ہے

محمدؐ مصطفٰے ہی کا دیوانہ
خرد کی الجھنیں سلجھا رہا ہے

نبیؐ کا لطف ہے الطافؔ جس پر
حیاتِ جاوداں وہ پا رہا ہے

مظہر کبریا محمدؐ ہیں
لا پتہ کا پتہ محمدؐ ہیں

حُسن کی ابتدا محمدؐ ہیں
عشق کی انتہا محمدؐ ہیں

غیر ممکن ہے آپ کا عرفاں
عقل سے ماوریٰ محمدؐ ہیں

اُن کی عظمت بیاں کریں کیسے
سرورِ انبیاء محمدؐ ہیں

وہ نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا
دو جہاں کی بنا محمدؐ ہیں

اُن کی رحمت خدا کی ہے رحمت
بحرِ جود و سخا محمدؐ ہیں

گنجِ مخفی سے جو ملا ہم کو
گوہرِ بے بہا محمدؐ ہیں

جو بھی الطاف چاہیئے لے لو
شاہِ لطف و عطا محمدؐ ہیں

چھوٹ جائے ہم سے دامن آپ کا ممکن نہیں
جی سکیں ہم آپ سے ہوکر جدا ممکن نہیں

ہم نبیؐ کے چاہنے والوں میں شامل ہو گئے
اس سے بڑھکر اور کچھ فضلِ خدا ممکن نہیں

جو ازل سے آپ کے ہیں وہ کسی افتاد میں
آپ سے ہٹ کر کسی کو دیں صدا ممکن نہیں

مجھکو بلوالو مدینہ آپ کا بندہ ہوں میں
سہہ سکوں فرقت کو اب خیرالوریٰ ممکن نہیں

آپ کی چشمِ کرم کا نام ہے فضلِ خدا
اسکا مطلب اور کوئی دوسرا ممکن نہیں

سیدِعالم ' حبیبِ کبریا' کھف الوریٰ
آپ کے شایانِ شاں مدح و ثنا ممکن نہیں

من رانی آپ کا ارشاد حق ہے آپ کا
حق تو یہ ہے حق شناسا آپ سا ممکن نہیں

یا محمدؐ مصطفےٰ بہر خدا چشم کرم
اب بغیر الطاف کے جینا مرا ممکن نہیں

کچھ تو کچھ الطاف سامانِ سفر ہو جائے گا
وہ حبیبِ کبریا ہیں اُن سے کیا ممکن نہیں

نظر منظر پسِ منظر مرے سرکار ہی تو ہیں
حدِ ادراک سے باہر مرے سرکار ہی تو ہیں

وہ نورِ لم یزل جس کو اجالوں کا امیں کہیے
مرے آقا مرے سرور مرے سرکار ہی تو ہیں

احاطہ کر نہیں سکتا کوئی عہدِ نبوت کا
ھوالاول ھوالآخر مرے سرکار ہی تو ہیں

خدائے پاک سے ملنے خدا کی خاص دعوت پر
جو پہونچے عرشِ اعظم پر مرے سرکار ہی تو ہیں

کبھی فرشِ زمیں پر ہیں کبھی عرشِ بریں پر ہیں
گرفتِ عقل سے باہر میرے سرکار ہی تو ہیں

یہاں پر رحمتِ عالم وہاں پر شافعِ محشر
دو عالم کے مقدر گر مرے سرکار ہی تو ہیں

درختوں سے پہاڑوں سے سمندر سے ستاروں سے
ہر اک منظر سے جلوہ گر مرے سرکار ہی تو ہیں

سخاوت میں شجاعت میں شرافت میں رسالت میں
نہیں جنکا کوئی ہمسر مرے سرکار ی تو ہیں

یقینِ حق کو کافی ہے نمودِ صبح کا منظر
نمودِ صبح کا منظرمرے سرکار ی تو ہیں

خدائے پاک بھی جن کو بشر کہتا نہیں کُھل کر
نہاں ہے جو عیاں ہوکر مرے سرکار ی تو ہیں

اُجالا جس سے ہے کونین میں الطاف صمدانی
وہ نورِ خالقِ اکبر مرے سرکار ی تو ہیں

خالق کی عنایت ہے لوگو سلطانِ دو عالم کی نگری
گلزارِ محبت ہے لوگو سلطانِ دو عالم کی نگری

ہر لمحہ فلک سے آٹھوں پہر جنت بھی اُسی کو تکتی ہے
جنت کی بھی حسرت ہے لوگو سلطانِ دو عالم کی نگری

قرآنِ معظم میں حق نے جس شہر کی قسمیں کھائی ہیں
وہ شہر فضیلت ہے لوگو سلطانِ دو عالم کی نگری

یہ اہلِ صفا کی منزل ہے یہ اہلِ وفا کا مسکن ہے
ایماں کی حرارت ہے لوگو سلطانِ دو عالم کی نگری

ہر کوئی یہ کہتا رہتا ہے اے کاش کہ طیبہ ہم جاتے
ہر دل کی عقیدت ہے لوگو سلطانِ دو عالم کی نگری

انوار کی بارش ہوتی ہے توحید کی دولت بٹتی ہے
انساں کی ضرورت ہے لوگو سلطانِ دو عالم کی نگری

دن رات تڑپتا رہتا ہے الطاف زیارت کی خاطر
الطاف کی جنت ہے لوگو سلطانِ دو عالم کی نگری

جو نُور فلک پر تھا اسرار کے پردے میں
وہ نور سمٹ آیا سرکار کے چہرے میں

آدم میں نظر آیا جب نُور محمدؐ کا
یک لخت گرے سارے تعظیم کو سجدے میں

سایہ نظر آئے تو آئے گا بھلا کیسے
جب کون و مکاں خود ہے سرکار کے سائے میں

لہجہ بھی خدا کا ہے نقشہ بھی خدا کا ہے
یہ کون چلا آیا انسان کے پردے میں

گر چشمِ بصیرت سے دیکھو تو نظر آئے
کعبے میں مدینہ ہے کعبہ ہے مدینے میں

بربادِ زمانہ ہوں تقدیر کا مارا ہوں
سرکار کرم کردو حسنینؓ کے صدقے میں

نکتہ یہ ملا مجھکو الطافؔ فقیروں سے
اللہ کو ڈھونڈو تم اللہ کے بندے میں

نبیؐ کے چاہنے والے مدینے جب بھی جائینگے
بفورِ شوق سے ہر ہر قدم پے سر جھکائینگے

خلوصِ دل سے جو سرکار کی محفل میں آئینگے
وہی ایمان والے ہیں وہی جنت میں جائینگے

اٹھائے جائینگے پردے نگاہوں سے جہاں تیری
وہیں سرکار کے جلوے نگاہوں میں سمائینگے

رسول اللہ کی فرقت میں جو آنسو نکلتے ہیں
یقیناً آتشِ دوزخ وہی آنسو بجھائینگے

غضب اللہ کا غالب اگر ہوگا تو محشر میں
نبیؐ کا نام لے لے کر خدا کو ہم منائینگے

خدا کی شان کیا ہے یہ سمجھ میں آئیگا سب کو
سرِ محشر محمدؐ مصطفےٰؐ جس وقت آئینگے

سبھی نے کردیا مایوس ہم کو سب نے ٹھکرا یا
دیارِ مصطفےٰؐ میں چل کے قسمت آزمائینگے

حقیقت نورِ مطلق کی سمجھ میں آ ئیگی اُس دم
رسول اللہ کے جلوے نظر میں جب سمائینگے

بر آئیگی تمنائے دلی الطاف صمدانی
مرے آقا مجھے جس وقت بھی جلوہ دکھائینگے

حق سے وارفتگی ہے لا قیمت
یعنی عشقِ نبیؐ ہے لا قیمت

ہیرے موتی کا مول ممکن ہے
خاکِ پائے نبیؐ ہے لا قیمت

تھام کر دامنِ محمدؐ کو
زندگی ہو گئی ہے لا قیمت

چاند نقشِ قدم ہے آقا کا
اسلیئے چاندنی ہے لا قیمت

دیدِ احمدؐ سے جو ہوئی حاصل
سرمدی وہ خوشی ہے لا قیمت

فیض آقا کے ہے پسینے کا
بوئے گل جو ہوئی ہے لا قیمت

سچ ہے الطافؔ جو کہا تم نے
نعتیہ شاعری ہے لا قیمت

درِ حبیبِ خدا سے جسے حیات ملی
انہی کے در پہ جھکی ساری کائنات ملی

نبیؐ کا عشق بنا میری زندگی جب سے
زمانے بھر کے غموں سے مجھے نجات ملی

ہزار دن کے اجالے نثار ہیں جس پر
رہِ حیات میں ایسی بھی ایک رات ملی

بنائے کون ومکاں مظہرِ صفاتِ حق
زمانے بھر میں ملی تو نبیؐ کی ذات ملی

کلامِ پاک ہو اسریٰ کی شب ہو یا کلمہ
خدا کی ذات محمدؐ کے ساتھ ساتھ ملی

زبانِ خلقِ خدا کیا لسانِ حق پر بھی
نبیؐ کا ذکر ملا اور نبیؐ کی بات ملی

خدائے پاک سے ملنے کی آرزو تھی بہت
نبیؐ سے ملتے ہی مجھکو خدا کی ذات ملی

نگاہِ رحمتِ عالم کا پوچھنا ہی کیا
جہاں جہاں ملی مائل بہ التفات ملی

نبیؐ کے نام پہ الطافؔ جو ہوا قرباں
اُسی بشر کو یہاں دائمی حیات ملی

جب ذکر خدا کا چھڑتا ہے جب بات نبیؐ کی چلتی ہے
انوار کی بارش ہوتی ہے رحمت کی ہوا بھی چلتی ہے

کیا راز ہے اس میں پوشیدہ اللہ کی ساری قدرت میں
سرکار کا منشا چلتا ہے سرکار کی مرضی چلتی ہے

سو چاند نمایاں کرتی ہے سرکار کی نسبت راہوں میں
رستے میں ہمارے ظلمت کی جس وقت بھی آندھی چلتی ہے

بے فکر جو رہتا ہوں ہر دم مجھکو ہے بھروسہ رحمت پر
جب اُن کا کرم ہو جاتا ہے طوفان میں کشتی چلتی ہے

مصروفِ ثنائے احمدؐ ہیں کونین ازل سے تا بہ ابد
مدحت میں شہہ دیں کی ہر دم یہ میری زباں بھی چلتی ہے

محشر میں شفاعت کی خاطر کیوں آس لگاؤں اوروں سے
سلطانِ مدینہ سے ہٹ کر محشر میں کسی کی چلتی ہے

عشاق ادب سے چلتے ہیں ہر گام پہ سجدہ کرتے ہیں
سر اپنا جھکائے طیبہ سے یوں بادِ صبا بھی چلتی ہے

الطاف شہہ دیں کے قرباں   اُن کی ہی نگاہ رحمت سے
یہ دل بھی دھڑکتا رہتا ہے   اور سانس بھی میری چلتی ہے

آئینہ در آئینہ در آئینہ کیا دیکھنا
دونوں عالم دیکھنا ہے اُن کا جلوہ دیکھنا

وقتِ واحد میں زمین و آسماں جا دیکھنا
غیر ممکن ہے کسی انساں سے ایسا دیکھنا

مرحلہ ہے دید کا اور تابِ نظارہ نہیں
کیسے ہوگا حق ادا اب دیکھنے کا دیکھنا

حق پرستو حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے
فرض ہے سرکار کی مرضی و منشا دیکھنا

دل بنے غارِ حرا آئیں رہیں سلطانِ دیں
میرے دل کو دیکھنا میری تمنا دیکھنا

زلف ہے واللیل اور والشمس روئے مصطفیٰ
روز و شب سرکار کا حسنِ سراپا دیکھنا

شاہکارِ کن فکاں ہیں زینتِ قلب و نظر
اب کہو الطاف صمدانی کیسے کیا دیکھنا

یا محمدؐ ضوفشاں بجز آپ کے کوئی نہیں
رونقِ کون و مکاں بجز آپ کے کوئی نہیں

ذرہ ذرہ سے عیاں بجز آپ کے کوئی نہیں
ذاتِ مخفی کا نشاں بجز آپ کے کوئی نہیں

کیاں یہاں اور کیا وہاں بجز آپ کے کوئی نہیں
عبد و رب کے درمیاں بجز آپ کے کوئی نہیں

سیدِ کُل مُرسلاں اور شاہکارِ کن فکاں
عظمتوں کا آسماں بجز آپ کے کوئی نہیں

ذکر جس کا بندگی جس کی محبت زندگی
یا نبیؐ ایساں یہاں بجز آپ کے کوئی نہیں

کر سکے گا حشر کے دن جو سفارش یا نبیؐ
داورِ محشر کے ہاں بجز آپ کے کوئی نہیں

جس کے دم سے گلشنِ حق آگہی سر سبز ہے
وہ بہارِ بے خزاں بجز آپ کے کوئی نہیں

گوہرِ نایاب جو تھا گنجِ مخفی میں نہاں
ہو رہا ہے یہ گماں بجز آپ کے کوئی نہیں

اے حبیبِ کبریا الطاف پر الطاف ہوں
عاصیوں پے مہرباں بجز آپ کے کوئی نہیں

نظر والے نظر کی آخری حد تک نہیں پہونچے
اگر نقشِ کفِ پائے محمدؐ تک نہیں پہونچے

قدِ بالا کی عظمت کو سمجھتے کیا خرد والے
یہ بیچارے ابھی تو پرتوئے قد تک نہیں پہونچے

سمجھ میں کیسے آئے ہم کو رمزِ بندگی کیا ہے
ابھی ہم خواہشاتِ نفس کی رد تک نہیں پہونچے

ظہورِ کُل کے اسرارِ نہاں کھل نہیں سکتے
اگر منشائے تخلیقِ محمدؐ تک نہیں پہونچے

رسولِ ہاشمی کو اپنے جیسا جو سمجھتے ہیں
وہ مفہومِ اَنَا بَشَرٌ کی سرحد تک نہیں پہونچے

حقیقت میں مرے سرکارؐ پہونچے جس بلندی پر
خیال و خواب میں بھی کوئی اُس حد تک نہیں پہونچے

خدا کے فضل کے معنٰی سمجھ میں آسکے کیسے
اگر الطاف ہم دامانِ احمد تک نہیں پہونچے

طاعتِ ربِ العلیٰ طاعت مرے سرکار کی
فرض کی منزل میں ہے سُنت مرے سرکار کی

من رانی سے کھلی عظمت مرے سرکار کی
دید ہے اللہ کی رویت مرے سرکار کی

اُس گھڑی اوروں کی جانب دیکھنا بھی کفر ہے
جس گھڑی ہو سامنے صورت مرے سرکار کی

عقلِ انسانی سے آگے ہے مقامِ انبیاء
انبیاء سے آگے ہے رفعت مرے سرکار کی

بجھ گیا آتشکدہ اور بُت زمیں پر گر پڑے
چھاگئی باطل پہ یوں ہیبت مرے سرکار کی

مثل اُن کا اسلئے ہو نہ سکا کونین میں
مظہرِ خلاقِ کُل وحدت مرے سرکار کی

حق پرستی کے لئے الطافؔ صمدانی سُنو
شرطِ اول بن گئی الفت مرے سرکار کی

بہارِ باغِ وحدت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے
متاعِ نور و نکہت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

زمانے کی حقیقت کو سمجھتے ہو تو پھر سن لو
زمانے کی ضرورت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

کلام اللہ کے پڑھنے سے یہ عقدہ کھلا ہم پر
سراپا دینِ فطرت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

بھکاری بن کے آیا ہے سخی حاتم کا بیٹا بھی
عجب شانِ سخاوت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

سمجھ ہے جس قدر جسکی سمجھ پائے گا بس اتنا
اشارت ہی اشارت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

حقیقت کو محمدؐ کی سمجھنا غیر ممکن ہے
خیالِ حق کی ندرت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

عیاں ہو کر بھی خلقت پر نہاں ہے آج تک بھی جو
وہی رازِ مشیت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

ابھی تک فیصلہ کر نہ سکے ہوش و خرد والے
نظر ہیں یا نظارت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

انہی کو دیکھنا الطاف دیدارِ الٰہی ہے
صفاتِ حق کی صورت ہیں محمدؐ مصطفٰے اپنے

محبوبِ خدا صلِّ علیٰ سرورِ کونین — اللہ سے ملنے کا پتہ سرورِ کونین

سلطانِ عطا شاہِ سخا سرورِ کونین — فریادرسِ ارض و سماء سرورِ کونین

مسجد میں عبادت کی ادا سرورِ کونین — میداں میں مجاہد کی انا سرورِ کونین

کُل ہستیٔ عالم کی بنا سرورِ کونین — مخلوق پہ احسانِ خدا سرورِ کونین

تنویرِ سحر مثلِ بشر جانِ دوعالم — سو رنگ سے ہیں جلوہ نما سرورِ کونین

آدم بھی ہیں موسیٰ بھی ہیں عیسیٰ بھی ہیں لیکن — ہے کون محمدؐ کے سوا سرورِ کونین

مسجودِ ملائک کی ہیں بخشش کا وسیلہ — رحمت کی بنا اور بقاء سرورِ کونین

مخلوق بھی خالق بھی ہے مداحِ محمدؐ — ہیں لائقِ کل حمد و ثناء سرورِ کونین

ہیں مثلِ بشر مظہرِ خلاقِ دو عالم — دونوں کی حقیقت کا پتہ سرورِ کونین

دن رات تڑپتا ہوں میں دیدار کی خاطر — اک چشمِ کرم مجھ پہ بھی یا سرورِ کونین

الطافؔ ہر اک شئے میں ہیں جس نور کے جلوے
اُس نور کا عنوان ہوا سرورِ کونین

ہے کرم کی لطف کی یا نبیؐ   اک نظر یا نبی یا نبی

اشکؔ مُدعا مصطفےٰ   اشکؔ مقصدی یا نبیؐ

بے ہنر بے سہاراہوں میں   لاج رکھنا مری یا نبیؐ

رشکِ جنت ہے کونین میں   آپ ہی کی گلی یا نبیؐ

وقتِ رخصت لبوں پر مرے   ہو نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ

زندگی روشنی سروری   آپ ہی سے ملی یا نبیؐ

کیمیاَ کیمیاَ کیمیاَ   خاکِ پا آپ کی یا نبیؐ

تیرگی ہے یہاں چارسُو   ہو عطا روشنی یا نبیؐ

لطف الطافؔ پر کیجئے

التجا ہے یہی یا نبیؐ

دامن کو پسارے جہاں مخلوق کھڑی ہے | دربارِ نبیؐ ہے وہی دربارِ نبیؐ ہے

کوشش سے ملی ہے نہ تو محنت سے ملی ہے | عزت مرے سرکار کی نسبت سے ملی ہے

جس گھر میں بھی تصویرِ شہہِ مکی مدنی ہے | اس گھر کا ہر اک فرد مقدر کا دھنی ہے

مشکل میں ہوں میں اور اجل سر پہ کھڑی ہے | سرکار کرم کیجئے اب جان پہ بنی ہے

آنکھوں میں جمالِ شہہِ مکی مدنی ہے | اوروں کی طرف دیکھنا بھی شرکِ خفی ہے

جب جب بھی نظر شاہِ مدینہ کی ہوئی ہے | بگڑی ہوئی تقدیر زمانے کی بنی ہے

جس در سے پتہ ہم کو ملا خالقِ کل کا | تقدیر زمانے کی اسی در پہ کھڑی ہے

آقا کو مرے فکر ہے امت کی وہاں بھی | ہر شخص کو محشر میں جہاں اپنی پڑی ہے

تقدیر نے پہونچا دیا سرکار کے در تک | چھوٹا ہی سہی میں مری تقدیر بڑی ہے

پردے میں خدا ہے تو نمایاں ہیں محمدؐ | بے سائیگی سرکار کی یہ بول رہی ہے

سر اپنا جھکا کے وہاں آتے ہیں فرشتے | جس گھر میں بھی تصویرِ مدینہ کی لگی ہے

ہنٹوں پہ درود آنکھ میں دیدار کی حسرت | ہنٹوں پہ تبسم ہے تو آنکھوں میں نمی ہے

کیا ذکر اندھیروں کا مری ذات کے اندر | تخلیق مری نورِ محمدؐ سے ہوئی ہے

بے مثل ہے اللہ تو آقا بھی ہیں یکتا | بے سائیگی اس جا ہے وہاں بے بدلی ہے

اس واسطے میں اپنی ہی صورت پہ فدا ہوں | صورت پہ انہی کی مری صورت بھی بنی ہے

ہم کو نہ مٹا پائیگا الطافؔ زمانہ
جینے کی ادا ہم کو محمدؐ سے ملی ہے

سرورِ انبیاءؐ شاہِ طیبہ آپ مختارِ کون و مکاں ہیں
آپ ہی کی حکومت ہے ہر سُو زیرِ پایہ زمیں آسماں ہیں

شان و شوکت ہے اُس کی نرالی ساری دنیا ہے اُس کی سوالی
جو گدائے شہِ انبیاءؐ ہے اُس کے قبضہ میں دونوں جہاں ہیں

لاکھ طوفان سر کو اٹھائے میری ہستی مٹانے کو آئیں
خوف مجھکو نہیں ہے کسی کا میرے آقا میرے پاسباں ہیں

حُسنِ احمدؐ کے سب ہیں نظارے چشمِ رحمت کے سب ہیں اشارے
عرشِ اعلیٰ سے فرشِ زمیں تک نُور کی جو ضیا باریاں ہیں

سب کی مشکل اُنہی سے ٹلے گی سب کی بگڑی اُنہی سے بنے گی
وہ سراپا عطا ہی عطا ہیں وہ سراپا بڑے مہرباں ہیں

وہ مکاں اور مکاں کے مکیں بھی اور وہی حُسن بھی ہیں حسیں بھی
اُن کے جیسا کوئی بھی نہیں ہے جانِ عالم ہیں وہ جانِ جاں ہیں

حق سے ملنا ہو الطافؔ تم کو تو شہِ دیں کا دامن نہ چھوڑو
مظہرِ کبریا ہیں شہہِ دیں بے نشاں کا وہی اک نشاں ہیں

کاشفِ سرِ وحدت شہہِ انبیاً
ہر نظر کی ضرورت شہہِ انبیاً

امنِ عالم کی حاجت شہہِ انبیاً
زندگی کی ضمانت شہہِ انبیاً

حق تعالیٰ کی رحمت شہہِ انبیاً
نازِ بردارِ خلقت شہہِ انبیاً

حسنِ یوسف ہے جس نور کی اک جھلک
اُس کی ساری صراحت شہہِ انبیاً

فرش ہو عرش ہو یا کہ قوسین ہو
کُل عوالم کی زینت شہہِ انبیاً

انبیاً اولیاً اتقیاً اصفیاً
ہر کسی کی ضرورت شہہِ انبیاً

عقلِ کُل ہوشِ اول شعورِ ازل
نازشِ علم و حکمت شہہِ انبیاً

جان و دل کیوں نہ قربان اُن پر کریں
جان و دل کی ہیں راحت شہِ انبیاً

عقل الآفاق کیسے احاطہ کرے
قادرِکُل کی قدرت شہِ انبیاً

رسول اللہ کی الفت میں دل پر کیف طاری ہے
یہی وہ کیف ہے جس پر تصدق جاں ہماری ہے

رسول اللہ کے ہم ہیں رسول اللہ ہمارے ہیں
یہی وہ ایک رشتہ ہے کہ جس میں پائیداری ہے

ہم اہلِ عشق ہیں اپنا یہی قبلہ یہی کعبہ
طوافِ گنبدِ خضریٰ میں ہر دم جاں ہماری ہے

نبیؐ کے عاشقوں کے راستے کی گرد ہو جا نا
فلک کو ناز ہے جس پر یہ ایسی خاکساری ہے

سلام آتا ہے اُن پر آسماں سے عرشِ اعظم سے
نبیؐ کے چاہنے والوں پہ کتنا فضلِ باری ہے

نبیؐ کی یاد میں جینا نبیؐ کی یاد میں مرنا
یہی قدرت کا منشا ہے یہی الفت شعاری ہے

قسم کھاکر کلام اللہ کی الطافؔ کہتا ہوں
جو ذکرِ مصطفےٰؐ کرتا ہے وہ قرآں کا قاری ہے

مکیں بھی محمدؐ مکاں بھی محمدؐ
نہاں بھی محمدؐ عیاں بھی محمدؐ

تجلّیٔ اول اساسِ تخیّل
یقیں بھی محمدؐ گماں بھی محمدؐ

سحر کا اجالا صبا کی لطافت
گلوں کی مہکتی زباں بھی محمدؐ

جو اب تک کسی پر نہیں کھل سکا ہے
خودی کا وہ سرِ نہاں بھی محمدؐ

ہوا ہم پہ ظاہر یہ بدر و احد سے
مجاہد کا عزمِ جواں بھی محمدؐ

انہی کا ہے ارشاد الفقر و فخری
شہنشاہِ کون و مکاں بھی محمدؐ

حقیقت جہاں کی ہے الطاف اتنی
جہاں اور جانِ جہاں بھی محمدؐ

ظہورِ سرورِ کونین

فخرِ موجوداتِ کُل نورِ اتم آنے کو ہے
ہر عروج و منزلت زیرِ قدم آنے کو ہے

مرحبا کونین میں اُمّی لقب کے نام سے
فخرِ دانش نازشِ لوح و قلم آنے کو ہے

دے رہا تھا ہر صحیفہ یہ نویدِ ذاتِ پاک
بندگی میں کبریائی ہوکے ضم آنے کو ہے

جبلِ عظمت جس کے آگے رائی کا دانہ لگے
وہ عظیم المرتبت وہ ذی حشم آنے کو ہے

روشنی ہی روشنی ہے شش جہت میں چار سو
عالمِ امکاں میں اب نورِ قدم آنے کو ہے

اب تیری عظمت سے کوئی کھیل سکتا ہی نہیں
اب محافظ تیرا اے بیت الحرم آنے کو ہے

ساعتِ تخلیق سے کہتا تھا یہ حسنِ زمیں
یہ زمیں سرکار کے زیرِ قدم آنے کو ہے

ذکر جس کا بندگی جسکی محبت زندگی
مرحبا صد مرحباوہ محترم آنے کو ہے

ہونے والا ہے ظہورِ رحمت اللعالمیں
جوش پر الطاف اب بحرِکرم آنے کو ہے

حصّہ دوم

یہ حصّہ

- مسدّس
- مخمس
- نظم
- آزاد نظم
- گیت
- ٹھمریاں
- لوری اور
- سلام پر مشتمل ہے۔

سراپائے جمیل الشیم

اللہ کے حبیبِ شہہِ خوش خصال کی — توصیف کیا بیان کروں بے مثال کی

حد ہی نہیں ہے ان کے عروج و کمال کی — تصویر ہیں جو خالقِ کُل کے جمال کی

وہ صاحبِ شرف ہیں خدا کے رسول ہیں

سب سے حسین گلشنِ قدرت کا پھول ہیں

زلفیں مرے حضور کی وجہِ بہار ہیں — بے چین قلب و روح کا صبر و قرار ہیں

خوشبو سے اِس کی دونوں جہاں مشکبار ہیں — زلفیں ہیں یا کہ رحمتِ پروردگار ہیں

تنظیم کائنات کی عظمت کا باب ہے

ہر موئے زلف آیتِ ام الکتاب ہے

عرشِ معلیٰ بالیقیں ماتھا حضورؐ کا — ہے عقلِ کُل و گنجِ خفی کا یہ آئینہ

ظاہر یہیں سے حق نے کیا نورِ ابدیاً — خالق نے علم کو یہیں محفوظ کر دیا

علمِ الٰہیات کا یہ اقتباس ہے

یہ لوح لوحِ قدر و قضاء کی اساس ہے

ابرو ہلالِ عید ہیں بابِ کرم بھی ہیں — قوسین بھی ہیں اور یہ طاقِ حرم بھی ہیں

اعجازِ حُسن بھی ہیں عروجِ قلم بھی ہیں — قبضے میں دو جہاں کے وجود و عدم بھی ہیں

جنبش میں کائنات کی تقدیر ہے نہاں

ابرو نہیں یہ قادرِ مطلق کی ہے زباں

قندیلِ عرش آنکھیں ہیں عالی مقام کی　　شاہد ہیں جو خدا کے ہر اک اہتمام کی
ناظم ہیں کائنات کے زندہ نظام کی　　تقدیس جس میں آگئی حسنِ تمام کی

بے پردہ جس نے دیکھ لیا جلوۂ خدا
ایسی مرے حضور کی آنکھیں ہیں مرحبا

رخسارِ ذی امام کا کرتا ہوں میں بیاں　　انوارِ کبریا کا ہے دریائے بیکراں
جس کی دمک سے ہوگئے روشن یہ دو جہاں　　صدقے اتر نے خود ہی چلی آئی کہکشاں

حسنِ ازل کے حسن کی تصویر ہے یہی
دنیائے حسن و عشق کی تقدیر ہے یہی

نازاں ہے نُطق نُطقِ شہہِ ذی امام پر　　قدرت بھی جھومنے لگی اُن کے کلام پر
غنچہ دَہن بھی صدقے ہیں اُن کے پیام پر　　قربان کیوں نہ جایئے اِس اہتمام پر

ہے بابِ جبرئیل یہی لب رسولؐ کے
گویا خدائے پاک ہوا جب بھی یہ کُھلے

دندانِ شاہِ والا کا کرتا ہوں تذکرہ　　اُن کی چمک سے ہوگیا ظاہر یہ معجزہ
اک پل میں تیرگی چُھٹی روشن مکاں ہوا　　لعلِ یمن کہ دُرِ عدن سب نے ہی کہا

کنگورے عرش کے ہیں کے دندانِ مصطفٰےؐ
جانے وہی جسے ہوا عرفانِ مصطفٰےؐ

کس درجہ دلنشین ہے صورت حضورؐ کی   والشمس والضحیٰ سے عبارت خدا نے دی

حق بیں نگاہِ شوق کی معراج ہے یہی   دیدار سے اسی کے ہے تکمیلِ بندگی

سچ پوچھیے تو قبلۂ اہلِ صفا ہے یہ

روئے نبیؐ کے پردے میں روئے خدا ہے یہ

دستِ نبیؐ کا وصف بھلا کوئی کیا کہے   دستِ نبیؐ کو دستِ خدا کیوں نہ بولیے

جب جب رسولِ پاک کے ہاتھوں سے مس ہوئے   بے جان بولنے لگے مردے بھی جی اُٹھے

مسجودِ کائنات کی ساجد ہیں انگلیاں

اللہ کے ظہور کی شاہد ہیں انگلیاں

خاکِ قدومِ شاہ کی عظمت نہ پوچھیے   کس درجہ ہے عظیم یہ دولت نہ پوچھیے

پیارے نبیؐ کے قدموں کی رفعت نہ پوچھیے   اور اُن کی شان و شوکت و عزت نہ پوچھیے

سر پر فلک نے لے لیا پائے رسول کو

عرشِ بریں نے چوما ہے قدموں کی دھول کو

قدرت کا شاہکار ہیں سلطانِ محترم   اوجِ خیال دنگ ہے سجدے میں ہے قلم

قرآنِ پاک خود ہے سراپائے ذی حشم   الطافؔ تم سے کیا ہو جمالِ نبیؐ رقم

بس بس قلم کو روکیے سجدے میں جائیے

حسنِ رسولِ پاک کو دل میں بسائیے۔

مدحِ صاحبِ قوسین ﷺ

فلک زیرِ قدم اُن کی فدا ساری خدائی ہے
یہ شانِ مصطفائی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

محمدؐ کیا ہیں یہ اللہ نے دنیا کو دیکھلا یا — نبیؐ اس شان کا کونین میں کوئی نہیں آیا
نبیؐ جتنے بھی آئے سب نے اونچا مرتبہ پایا — مگر کوئی حبیبِ کبریا بن کر نہیں آیا

اِسی باعث خدا کی خلق بھی اُن کی فدائی ہے
یہ شانِ مصطفائی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

امامِ انبیاءؑ کونین کے سرور محمدؐ ہیں — قسم اللہ کی بعد از خدا برتر محمدؐ ہیں
جمالِ حسنِ مطلق نُور کا پیکر محمدؐ ہیں — صفات و ذات میں اللہ کے مظہر محمدؐ ہیں

خدا سے آشنائی مصطفٰےؐ سے آشنائی ہے
یہ شانِ مصطفائی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

حقیقت میرے آقا کی کوئی سمجھے تو کیا سمجھے — نہ اُن کو اولیا سمجھے نہ اُن کو انبیاء سمجھے
کہاں ممکن ہے انساں سے مقامِ مصطفٰےؐ سمجھے — حقیقت مصطفٰےؐ کی مصطفٰےؐ سمجھے خدا سمجھے

نمایاں عبدیت سے اُن کی شانِ کبریائی ہے
یہ شانِ مصطفائی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

شہِ ابرار نے اللہ سے وہ مرتبہ پایا — نہ ثانی ہے کوئی اُن کا نہ ہمسر ہے نہ ہم پایہ
محمدؐ نُور ہیں اور نور کا ہوتا نہیں سایا — کلام اللہ میں اللہ نے ارشاد فرمایا

جو شیدا ہے محمد کا وہی میرا فدائی ہے

یہ شانِ مصطفٰی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

تڑپ اے دل تڑپ تو سیدِ ابرار کی خاطر　　　تڑپنا بھی عبادت ہے مرے سرکار کی خاطر

شہنشاہِ دوعالم احمدِ مختار کی خاطر　　　خدا بھی منتظر ہے عرش پے دیدار کی خاطر

مرے سرکار نے اللہ سے عظمت یہ پائی ہے

یہ شانِ مصطفٰی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

شرافت جس پہ نازاں وہ شرافت مصطفٰے کی ہے　　　سخاوت جس پہ نازاں وہ سخاوت مصطفٰے کی ہے

صداقت جس پہ نازاں وہ صداقت مصطفٰے کی ہے　　　رسالت جس پہ نازاں وہ رسالت مصطفٰے کی ہے

ہر اک ذرہ سے ہردم بس یہی آواز آئی ہے

یہ شانِ مصطفٰی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

گواہی دے رہے ہیں دیکھئے قرآن کے پارے　　　زمین و آسماں تحت الثریٰ شمس و قمر تارے

اُنہی کے نور سے پیدا ہوئے کون و مکاں سارے　　　نہ جاؤں کس لئے میں احمدِ مختار کے وارے

جدھر دیکھو دوعالم میں اُنہی کی رونمائی ہے

یہ شانِ مصطفٰی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

حرا کے غار سے ماہِ رسالت ایسا چمکا ہے　　　پریشاں تیرگی ہے اور باطل مُنہ چُھپاتا ہے

جدھر دیکھو خدائی عظمتوں کا بول بالا ہے　　　زمین سے آسمانوں تک اجالا ہی اجالا ہے

بہارِ حق پرستی گلشنِ ایماں پہ چھائی ہے

یہ شانِ مصطفائی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

مکان ولامکاں اُنکے زمیں اُنکی زماں اُنکا ہوا اُنکی فضاء اُن کی نظامِ دوجہاں اُن کا

فرازِ عرشِ اعلیٰ ذاتِ کامل میزباں اُن کا کوئی کیا کر سکے گا دوستو رُتبہ بیاں اُن کا

مسلّم دوجہاں میں شاہِ طیبہ کی بڑائی ہے

یہ شانِ مصطفٰی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

نوید زندگی ہیں زندگی کا مدعا ہیں وہ حدودِ عقل سے آگے خرد سے ماوریٰ ہیں وہ

اجالا نورِ وحدت کا متاعِ کبریا ہیں وہ امیر دوسرا ہیں لائقِ حمد وثنا ہیں وہ

خدائے لم یزل بھی دوستو اُن کا ثنائی ہے

یہ شانِ مصطفٰی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

حیات افزا ہے یاد اُن کی خیال اُن کا عبادت ہے اُنہی کا عشق محشر میں شفاعت کی ضمانت ہے

حبیبِ کبریا ہیں اُن کی مرضی ہی مشیّت ہے بڑی قدرت ہے اُن کی ہر جگہ اُن کی حکومت ہے

اُنہی کے واسطے اللہ نے دنیا بنائی ہے

یہ شانِ مصطفٰی ہے یہ شانِ مصطفٰی ہے

حسن ابن علیؓ حیدر حسین ابن علیؓ حیدر یہ سردارانِ جنت ہیں انہی کے ہاتھ ہے کوثر

علیؓ اور فاطمہؓ دونوں خدائی نور کے پیکر صحابہؓ ہوں شہہِ بغداد کے اجمیر کے سرورؒ

طفیلِ احمدِ مختارؐ اِن سب کی بڑائی ہے

یہ شانِ مصطفائی ہے یہ شانِ مصطفائی ہے

سرِ محشر خدا کے سامنے بے بس زمانہ ہے　　جلالِ کبریائی کا ہر اک بندہ نشانہ ہے

پریشاں ہیں سبھی الطاف حالت عاجزانہ ہے　　پناہِ احمدِ مختار ہی سب کا ٹھکانہ ہے

لبوں پر انبیاءؑ کے بھی محمدؐ کی دھائی ہے

یہ شانِ مصطفائی ہے یہ شانِ مصطفائی ہے

ثنائے مظہرِ کبریا ﷺ

حق تو ہے یہی لوگو حق نُما محمدؐ ہیں
ابتداً محمدؐ ہیں انتہا محمدؐ ہیں

مظہرِ خدا ہیں وہ عظمتوں کا پیکر ہیں　　بعدِ حق زمانے میں مصطفٰےؐ ہی برتر ہیں
مصطفٰےؐ مرے آقا دو جہاں کے سرور ہیں　　دو جہاں کی نظروں کا مصطفٰےؐ ہی محور ہیں

مرحبا دو عالم کا مدعا محمدؐ ہیں
ابتداً محمدؐ ہیں انتہا محمدؐ ہیں

منزلِ شریعت کی خوش روی بھی اُن سے ہے　　مسلکِ طریقت کی رہبری بھی اُن سے ہے
معرفت کے گلشن کی تازگی بھی اُن سے ہے　　عالمِ حقیقت کی روشنی بھی اُن سے ہے

منزلیں ہوں جتنی بھی رہنما محمدؐ ہیں
ابتداً محمدؐ ہیں انتہا محمدؐ ہیں

سرورِ مدینہ کا وصف ہی انوکھا ہے　　ہر کوئی شہہ دیںؐ کے حسن کا دیوانہ ہے
بات ہے پتے کی یہ قولِ حق تعالیٰ ہے　　دو جہاں میں جو کچھ ہے مصطفٰےؐ سے پیدا ہے

مبتدی زمانہ ہے منتہا محمدؐ ہیں
ابتداً محمدؐ ہیں انتہا محمدؐ ہیں

رحمتوں کو ناز اُن پر وہ رحیم ایسے ہیں　　سب کی لاج رکھتے ہیں وہ کریم ایسے ہیں
زیرِ پا فلک اُن کے وہ عظیم ایسے ہیں　　قبلِ آدمِ اول وہ قدیم ایسے ہیں

عقل کی حدوں سے بھی ماورا محمدؐ ہیں

ابتدا محمدؐ ہیں انتہا محمدؐ ہیں

نقشِ پائے احمدؐ کا بولتا اشارہ ہے   ہر طرف زمانہ میں نور کا جو دھارا ہے

حسنِ دوجہاں اُن کے حُسن کا اتارا ہے   خالقِ دو عالم نے اُن کو یوں سنوارا ہے

حسنِ حق تعالیٰ کا آئینہ محمدؐ ہیں

ابتدا محمدؐ ہیں انتہا محمدؐ ہیں

جس کسی کے سینے میں اُن کی یاد رہتی ہے   دلبرِ خدا ہیں وہ اُن کی ایسی ہستی ہے

خلقت خدا الطاف آج بھی یہ کہتی ہے   زندگی ہر اک لمحہ اُس پہ ناز کرتی ہے

ہر کسی کا دنیا میں آسرا محمدؐ ہیں

ابتدا محمدؐ ہیں انتہا محمدؐ ہیں

مدح سید العرب والعجمﷺ

وہ نبیؐ جو ہر کسی کا مونس وہ غمخوار ہے　　وہ نبیؐ جو حق پرستوں کیلئے معیار ہے

وہ نبیؐ جو محرمِ حق صاحبِ اسرار ہے　　وہ نبیؐ جو دو جہاں کا مالک و مختار ہے

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

وہ نبیؐ ہر قول جسکا معنیٰ قرآن ہے　　وہ نبیؐ جو عرش پہ اللہ کا مہمان ہے

وہ نبیؐ جو انبیاءؑ میں سب سے عالیشان ہے　　وہ نبیؐ جو دو جہاں کا سید و سلطان ہے

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

وہ نبیؐ جو سرحدِ ادراک کے اُس پار ہے　　وہ نبیؐ جو دینِ حق کے قلب کی رفتار ہے

وہ نبیؐ جو کارِ حق کے واسطے درکار ہے　　وہ نبیؐ جو خالقِ کونین کا شہکار ہے

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

نُور جس سے تیرگی ہونے لگی ہے صاجبو　　زندگی کو زندگی جس سے ملی ہے صاجبو

بے زبانوں کی زباں جس نے سُنی ہے صاجبو　　کنکروں نے بھی گواہی جس کی دی ہے صاجبو

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

دو جہاں میں ہر کسی کا آسرا کہئے جسے　　خالق و مخلوق میں اک رابطہ کہئے جسے

نور پیکر مظہرِ رب العلیٰ کہئے جسے　　ہر کسی کی ابتداء و انتہا کہئے جسے

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

ہر بُلندی زیرِ پا ہے صاحبِ لولاک ہے — ذاتِ عالی جس نبیؐ کی زینتِ افلاک ہے

جسکی ہستی ماورائے ادراک ہے — ہاں وہی بعد از خدا ہر عیب سے جو پاک ہے

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

سرورِ کونین ہے جو صاحبِ قوسین ہے — وہ نبیؐ جو سر سے پا تک رحمتِ دارین ہے

وہ نبیؐ جو آمنہ بی بیؓ کا نورِ عین ہے — وہ نبیؐ جو فاطمہؓ زہرہ کے دل کا چین ہے

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

بُوبکرؓ نے جس سے پائی دولتِ صدق و صفا — ہیں عمر فاروقؓ اعظم جسکے صدقے با خدا

ناز کرنے لگ گئی عثمانؓ پر جس سے حیا — جس کی نسبت سے علیؓ بھی ہو گئے مُشکل کُشا

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

راحت و تسکینِ عالم جس نبیؐ کا نام ہے — جسکی ہستی خالقِ کونین کا انعام ہے

ساری خلقت جس نبیؐ کی بندۂ بے دام ہے — زندگی ہی زندگی جس کا ہر اک پیغام ہے

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

جس کی اُمت خیرِ اُمت حق کا یہ اعلان ہے — انبیائے ماسبق کے دل کا جو ارمان ہے

جانِ عالم درحقیقت جس نبیؐ کی جان ہے — جس کا عرفاں خالقِ کونین کا عرفان ہے

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

حق پرستوں کا جہاں میں بول بالا کر دیا　　دینِ حق کا چار سُو جس نے اُجالا کر دیا

ہر کسی کا مرتبہ جس نے دوبالا کر دیا　　کم ترین الطاف کو بھی جس نے اعلیٰ کر دیا

مرحبا صلِ علیٰ وہ احمدِ مختارؐ ہیں

ثنائے رحمتِ عالم ﷺ

انیسِ عرب ہیں رفیقِ عجم ہیں
محمدؐ سراپا کرم ہی کرم ہیں

محمدؐ کی عظمت کوئی کیسے سمجھے — دو عالم میں ہر سُو انہی کے ہیں جلوے
فرازِ فلک بھی اُنہی کے ہیں چرچے — سبھی دیکھا دیکھ کر اُن کو بولے
وہ شانِ الٰہی وہ نورِ اتم ہیں
محمدؐ سراپا کرم ہی کرم ہیں

وہ نورِ الٰہی وہ برقِ تجلّی — بنامِ محمدؐ فلک پہ جو چمکی
منوّر ہے سب کچھ بدولت اُسی کی — اُسی کے ہیں جلوے اِدھر بھی اُدھر بھی
سبھی اُسی پہ قرباں یہاں دم بدم ہیں
محمدؐ سرا پا کرم ہی کرم ہیں

نبیؐ مکرم شہنشاہِ بطحیٰ — سراجاً مُنیراً و یٰسٓ و طٰه
غریبوں کا والی امیروں کا آقا — نہ تھا ہے نہ ہوگا محمدؐ کے جیسا
محمدؐ ہی تنہا شفیع الامم ہیں
محمدؐ سراپا کرم ہی کرم ہیں

غلاموں کی جنت یقیناً وہیں ہے — وہیں پہ جُھکی آسماں کی جبیں ہے
مُقدر جہاں میں اُسی کا حسیں ہے — بڑی مُفتخر محترم وہ زمیں ہے

جہاں شاہِ طیبہ کے نقشِ قدم ہیں
محمدؐ سراپا کرم ہی کرم ہیں

محمدؐ کی چاہت محمدؐ کی الفت   خدا کی عنایت خدا کی عبادت
بڑی حترم ہے محمدؐ کی نسبت   مری زندگی میں اسی کی بدولت
پریشانیاں اور نہ رنج و الم ہیں
محمدؐ سراپا کرم ہی کرم ہیں

سخی ایسا کوئی نہ آیا جہاں میں   غنی ایسا کوئی نہ آیا جہاں میں
نبیؐ ایسا کوئی نہ آیا جہاں میں   کبھی ییا کوئی نہ آیا جہاں میں
کے بعد از خدا بس وہی محترم ہیں
محمدؐ سراپا کرم ہی کرم ہیں

وہ شمس الضحیٰ ہیں وہ بدر الدجیٰ ہیں   رسولوں کے آقا شہہ انبیاءٔ ہیں
حبیبِ خدا ہیں وہ خیرالوریٰ ہیں   ہر اک دل کا الطاف وہ مدعا ہیں
زمانے کے سر اُن کی چوکھٹ پہ خم ہیں
محمدؐ سراپا کرم ہی کرم ہیں

آخری پناہ گاہ
(آزاد نظم)

کبوتر
جو بھٹکتے پھر رہے تھے بے سرو ساماں
نہ جانے کتنی صدیوں سے
سنہری روشنیوں میں
ٹھکانہ ڈھونڈتے اپنا
پروں میں
قوتِ پرواز باقی تھی نہ ہمت تھی
رُکے تھے جس جگہ بھی وہ
لہو آنکھوں سے بہتا تھا
اُنہیں
زخمی کیا تھا
سر پھری پاگل ہواؤں نے۔۔!!

اُجالا
سبز اُجالا
آسماں سے فرش پر اُترا
بڑا پُر کیف منظر ہے
گھنے زیتون کے سائے
کھجوروں کے درختوں پر
کبوتر
چہچہاتے ہیں
پروں میں
قوتِ پرواز اور ہمت بھی لوٹ آئی
کبوتر جو بھٹکتے پھر رہے تھے بے سرو ساماں
ٹھکانہ مل گیا ان کو
عرب کے ریگزاروں میں۔۔!!

لوری

جنت کے جھولے میں جھولو نبیؐ جی
جنت کے جھولے میں جھولو نبیؐ جی

گھر آمنہ کے محمدؐ جو آئے
سونے کا جھولا جبرئیل لائے
سونے کے جھولے کو ہیرے جڑے ہیں
یاقوت و الماس و موتی لگے ہیں
چاندی کے پائے زمرد کی جالی
بے مثل جھولے کی ہے شان عالی
جھولے میں سلطانِ کون و مکاں ہیں
قربان ان پہ سے دونوں جہاں ہیں
دائی حلیمہ جھولا جھولائے
حور و مَلک مل کے لوری سنائے

جنت کے جھولے میں جھولو ۔ ۔ ۔

دنیا میں آئے ہیں اللہ کے پیارے

عبدالمطلب کی آنکھوں کے تارے

عبداللہ کے یہ لختِ جگر ہیں

آمنہ بی بی کے نورِ نظر ہیں

شانِ خدا اِن کے چہرے سے جھلکے

اِن کے تصدّق میں کونین چمکے

رَب نے لٹائے کرم کے خزانے

عالم میں ہر سو بجے شادیانے

اُترا زمیں پہ جو نورِ الٰہی

عرشِ بریں سے یہ آواز آئی

جنت کے جھولے میں جھولو ـــ ـــ ـــ

اک دھوم کون و مکاں میں مچی ہے

رحمت خدا کی برسنے لگی ہے

ہم پہ خدا نے کیا آج احساں

دونوں جہاں میں بہاریں ہیں رقصاں

رحمت بنا کر نبیؐ کو خدا نے

بھیجا دو عالم کی بگڑی بنانے

پورا ہوا آج منشا خدا کا
حق آگہی کا ہوا بول بالا
خوشیاں مناتی ہے خلقت خدا کی
خوش ہو کے کہنے لگے انبیاءٔ بھی
جنت کے جھولے میں جھولو ۔ ۔ ۔

قسمت کا تارا چمک نے لگا ہے
ہستی کا گلشن مہکنے لگا ہے
سج دھج کے آئی ہے رُت بہاری
سلطانِ عالم کو دیجے سلامی
لب پہ ہے صلِ علیٰ کا ترانہ
کیسا حسیں ہے یہ منظر سہانہ
جنت کے جھولے کو خوابوں میں پا کر
آقاؐ کے قدموں پہ سر کو جھکا کر
اس تجلّی یہ الطافِ عاصی
قربان ہو ہوکہ بولو نبیؐ جی
جنت کے جھولے میں جھولو ۔ ۔ ۔

دریائے نورِ وحدت ﷺ

بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ
بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ

قرآن میں لکھا ہے، رحمت کا سلسلہ ہے
مشکل کو ٹالتا ہے، پیارے نبیؐ کا نام
بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ

دائم رہیگا زندہ، اللہ کا وہ بندہ
دل پر ہو جس کے کندہ پیارے نبیؐ کا نام
بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ

دریائے نورِ وحدت، اللہ کی عنایت
بخشش کی ہے ضمانت پیارے نبیؐ کا نام
بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ

ایمان کی جلا ہے ، خوشیوں کا سلسلہ ہے
جینے کا آسرا ہے ، پیارے نبیؐ کا نام
بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ

اتنی سی ہے تمنا ، وقتِ آخیر مولا
ہونٹوں پہ میرے رکھنا پیارے نبیؐ کا نام
بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ

تسکینِ قلبِ آدم زیبائشِ دو عالم
یعنی ہے اسمِ اعظم پیارے نبیؐ کا نام
بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ

معراجِ بندگی ہے ایماں کی روشنی ہے
الطافؔ زندگی ہے پیارے نبیؐ کا نام
بولو نبیؐ نبیؐ ہر اک پل بولو نبیؐ نبیؐ

ٹھمری

کملی والے میں توڑے بلہاری رے
تو پے واروں عمریا میں ساری رے

تن من اپنا تم پے لٹاؤں، تم کو جس پل پاؤں
سُدھ بُدھ اپنی سب بسیاروں، ایسی میں کھو جاؤں
دیکھوں تُمری صورتیا جو پیاری رے
کملی والے میں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تم سا کوئی دوجا نا ہی تم ہو جگت اجیارے
رب کے پیارے بن جاتے ہیں تُمری نجر کے مارے
مُو پے ڈالو نجر چمتکاری رے

میں دکھیاری کیسے آؤں دور مدینہ تورا
تورے سوا اس بیری جگ میں کوئی نہیں ہے مورا
توری فرقت میں جیون میں ہاری رے
کملی والے میں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جس سے کہوں میں کون سنے گا کس کو موری چنتا
لاج رکھیا تم ہی سن لو مرے من کی بپتا
میں ابھاگن ہوں قسمت کی ماری رے
کملی والے میں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آج الطاف نے گھر کو سجایا آس کے انگنوا آؤ
تمرے درس کو تڑپت ہے وہ سندر مکھ دکھلاؤ
یاد اس کو ستائے تمہاری رے
کملی والے میں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ٹھمری

میں کرپا سے تُمری مدینہ جو آؤں
ہری ہری گنبد کے بلہاری جاؤں

چھبی اپنی مجھکو دکھاؤ نبیؐ جی
اگن مورے من کی بجھاؤ نبیؐ جی
مجھے اپنے درپے بلاؤ نبیؐ جی
میں کرپا سے تُمری مدینہ جو آؤں
ہری ہری گنبد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مجھے پریم بھگتی کی مدرا پلا دو
موہے نام کا اپنے گھونگھٹ اڑھا دو
ابھاگن ہوں میں بھاگ مورا جگا دو
میں کرپا سے تُمری مدینہ جو آؤں
ہری ہری گنبد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نبیؐ جی ہیں کُل جگ میں چرچے تمہارے
یہ دھرتی یہ امبر یہ چندا یہ تارے
سبھی تم کو دیکھن ترپتے ہیں سارے
میں کرپا سے تُمری مدینہ جو آؤں
ہری ہری گنبد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نہیں کوئی تم بن ہمارا سنوریا
دیاوان کردو دیا کی نجریا
یہ سنتے ہیں جنت ہے تمری نگریا
میں کرپا سے تُمری مدینہ جو آوں
ہری ہری گنبد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رسولوں کے ہادی دو عالم کے آقا
تمہی ہو تمہی میرے داتا ودھاتا
یہ کہتا ہے الطاف عاصی تمہارا
میں کرپا سے تُمری مدینہ جو آوں
ہری ہری گنبد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نعتِ سیدالسّلاطین ﷺ

یا مصطفٰے   یا مجتبیٰ   یا رحمتہ   للعالمیں
دونوں جہاں میں آپ کا ثانی تو کیا سایہ نہیں

واللیل ہے زلفِ نبیؐ   والشمس ہے روئے نبیؐ
روح الامیں کہنے لگے   سر کو جھکا کر بس یہی
ایسا حسیں کوئی نہیں   کوئی نہیں ایسا حسیں
یا مصطفٰے یا مجتبیٰ - - - - - -

کیسا عجب سلطان ہے   مشکل بہت عرفان ہے
سمجھے تو کیا سمجھے کوئی   ہوشِ نظر حیران ہے
پتھر بندھے ہیں پیٹ پر   زیرِ قدم عرشِ بریں
یا مصطفٰے یا مجتبیٰ - - - - - - - -

صلِ علیٰ صلِ علیٰ   سب سے حسیں بعد از خدا
کہتے ہیں سب آٹھوں پہر   کیا اولیاؑ   کیا انبیاؑ
قرآن ہے قرآن ہے   روئے مبیں   روئے مبیں
یا مصطفٰے یا مجتبیٰ - - - - - - - -

اُمّی لقب عالی نسب ہیں آپ ہی شاہِ عرب
کیا شان ہے کیا آن ہے ہیں آپ ہی محبوبِ رب
روزِ ازل سے آج تک دیکھا نہیں ایسا حسیں
یا مصطفٰے یا مجتبیٰ - - - - - - - - -

اُمت کو یا شاہِ اُمم گھیرے ہوئے ہیں رنج و غم
اب وقت ہے امداد کا کیجئے کرم کیجئے کرم
ہم بے کسوں کا آسرا جز آپ کے کوئی نہیں
یا مصطفٰے یا مجتبیٰ - - - - - - - - - -

سرکاروں کے سرکار بھی ، سرداروں کے سردار بھی
کون و مکاں کے آپ ہی مالک بھی ہیں مختار بھی
چوکھٹ پہ ہے خم آپ کی شاہِ اُممؐ سب کی جبیں
یا مصطفٰے یا مجتبیٰ - - - - - - - - - -

الطاف پر یا مصطفٰے چشمِ کرم بہرِ خدا
رکھ لیجئے اُسکا بھرم ہے آپ سے یہ التجا
شاہِ سخا ، شاہِ عطا ہیں آپ ہی یا شاہِ دیں
یا مصطفٰے یا مجتبیٰ - - - - - - - - -

مدح شمس الضحیٰ ﷺ

خدا خود ہی اُس کی ثنا کر رہا ہے
محمدؐ کے پردے میں کون آگیا ہے

پیام اُس کا لوگو پیامِ الٰہی کلام اُس کا لوگو کلامِ الٰہی
نظام اُس کا لوگو نظامِ الٰہی نظر میں ہے اُس کی مقامِ الٰہی

وہ شانِ خدا سب کو دکھلا رہا ہے
محمدؐ کے پردے میں کون آگیا ہے

زمین وزماں آسماں ہیں اُسی سے ضیاء بار دونوں جہاں ہیں اُسی سے
تغیر میں کون و مکاں ہیں اُسی سے صفاتِ الٰہی عیاں ہیں اُسی سے

وہی ابتدا ہے وہی انتہا ہے
محمدؐ کے پردے میں کون آگیا ہے

گُلوں کی زباں پر اُسی کے ہیں نغمے ہر اک شئے میں پنہاں اُسی کے ہیں جلوے
حقیقت کو اُس کی کوئی کیسے سمجھے دو عالم میں ہر سُو اُسی کے ہیں چرچے

حقیقت خدا کی وہ سمجھا رہا ہے
محمدؐ کے پردے میں کون آگیا ہے

وہ شمس الضحیٰ ہے وہ بدرالدجیٰ ہے سراجِ منیرا ہے نورالھدیٰ ہے
جدھر دیکھئے بس اُسی کی ضیاء ہے اجالوں کا محور ہے نورِ خدا ہے

پتہ اُس کا لوگو خدا کا پتہ ہے
محمدؐ کے پردے میں کون آگیا ہے

شہہِ انبیاؑ کا خدا منتظر تھا　　رسولوں نہ دیکھا فرشتوں نے دیکھا
تھا اسریٰ میں وہ دبدبہ مصطفےٰ کا　　فرازِ فلک جس گھڑی پہونچے آقا
تحیّر سے ہر کوئی کہنے لگا ہے
محمدؐ کے پردے میں کون آگیا ہے

سراپا کرم ہے سراپا ہے رحمت　　سبھی کچھ بنے ہیں اُسی کی بدولت
اطاعت ہے اس کی خدا کی اطاعت　　اُسی کو ملی انبیاؑ کی امامت
خدا کی خدائی پہ وہ چھا گیا ہے
محمدؐ کے پردے میں کون آگیا ہے

سمجھنے کی بات ہے الطاف ساری　　نہ سمجھے تو ہستی نہیں کچھ ہماری
جو سمجھے تو کام آئے گی جاں نثاری　　نہ سمجھے تو بڑھ جائے گی بے قراری
مجھے پیر کشفیؔ نے سمجھا دیا ہے
محمدؐ کے پردے میں کون آگیا ہے

(التجا)

اک نظر یا نبیؐ

حد سے بڑھنے لگی ہے مری بے بسی
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

بے ہنر ہو گئے کھو گئی آگہی — دور حق سے ہوئے حق پسندی گئی
تیرگی راہ میں اس قدر چھا گئی — روشنی کو ترسنے لگی زندگی
اب ضروری ہے چشمِ کرم آپ کی
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

بند ہے کامیابی کا ہر راستہ — کوئی ساتھی نہ ہم دم نہ مونس مرا
اس قدر میں اکیلا ہوں یا مصطفےٰ — اب خبر لیجئے میری بہرِ خدا
لاج رکھ لیجئے میرے آقا میری
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

راستے ہیں کئی عقل حیران ہے — سب کے ہاتھوں میں دیکھو تو قرآن ہے
بے یقینی کی منزل میں ایمان ہے — حق کے راستہ سے ہر کوئی انجان ہے
گمرہی کے شکنجے میں ہے زندگی
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

یاشفیع الامم یاشفیع الامم — دور کر دیجئے راہ کے پیچ وخم
دونوں عالم میں رہ جائے میرا بھرم — سرخمیدہ ہے اور میری آنکھیں ہیں نم

چشمِ پُرنم کی ہے التجا بس یہی
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبی

دردِ دل کی دوا مصطفےٰ دیجئے　　بے سہارا ہوں میں آسرا دیجئے
دل سے مایوسیوں کو مٹا دیجئے　　میرا بگڑا مقدر بنا دیجئے
ہے فقط آپ کا آسرا یا نبیؐ
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

رنج و آلام ہیں غم کا طوفان ہے　　موت سر پر ہے اور دل پریشان ہے
زندگی چندلمحوں کی مہمان ہے　　سخت مشکل میں آقا مری جان ہے
سر اٹھانے لگی گردشِ وقت بھی
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

سیلِ انوار نقشِ قدم آپ کا　　حق کی رحمت ہے لطف و کرم آپ کا
قربِ حق کا وسیلہ ہے غم آپ کا　　مرتبہ کیا ہے شاہِ امم آپ کا
کھولدو مجھ پہ آقا یہ سرِ خفی
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

نارِ فرقت کو آقا بُجھا دیجئے　　شمعِ الفت کو دل میں جلا دیجئے
اپنا جلوہ کسی دن دکھا دیجئے　　سوئی قسمت کو آقا جگا دیجئے

یا نبیؐ آپ سے التجا ہے یہی
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

قلبِ مومن سے آنے لگی یہ صدا یارسولِ خدا یا شہہِ انبیاءؐ
آپ آقا مرے میں گدا آپ کا آپ دونوں جہاں میں مرا آسرا

سر جُھکا کر یہ کہتا ہے الطافؔ بھی
اک نظر یا نبیؐ اک نظر یا نبیؐ

(نبیؐ نبیؐ)

مری نس نس بولے نبیؐ نبیؐ

والشمس رخِ زیبائے نبیؐ رحمت ہے قدِ بالائے نبیؐ
اللہ ملا جب آئے نبیؐ جب حسنِ ازل کی بات چلی
مری نس نس بولے نبیؐ نبیؐ

خالق نے کرم جب فرمایا مِن نور کا پردہ سرکایا
ہر شئے میں انہی کو دکھلایا جب ان کی حقیقت مجھ پہ کھلی
مری نس نس بولے نبیؐ نبیؐ

بندے کا پردہ مولا ہے مولا کا پردہ بندہ ہے
بندہ ہے کہاں بس مولا ہے ظاہر جو ہوا یہ سِرِّ خفی
مری نس نس بولے نبیؐ نبیؐ

عالم کی بِنا ہیں صلِّ علیٰ تنویرِ خدا ہیں صلِّ علیٰ
باقی ہیں بقا ہیں صلِّ علیٰ یہ بات سمجھ میں جب آئی
مری نس نس بولے نبیؐ نبیؐ

نبیوں کا مان محمدؐ ہیں خالق کی شان محمدؐ ہیں
جانوں کی جان محمدؐ ہیں جب جان سمجھ میں آنے لگی
مری نس نس بولے نبیؐ نبیؐ

وہ پیکر ہیں میں جلوہ ہوں　　　وہ دریا ہیں میں قطرہ ہوں
جب مجھ پہ کھلے اسرارِ خودی　　　میں ان کے نور کا حصہ ہوں

مری اُس اُس بولے نبیؐ نبیؐ

فرمانِ نبیؐ فرمانِ خدا　　　اعلانِ نبیؐ اعلانِ خدا
کیا خوب ہے یہ فرمانِ علیؓ　　　عرفانِ نبیؐ عرفانِ خدا

مری اُس اُس بولے نبیؐ نبیؐ

الطافؔ سبھی اسرار کھلے　　　جب پیر تجلی شاہ ملے
ہر سانس عبادت ہوئی مری　　　غم ہجر کے سارے سر سے ٹلے

مری اُس اُس بولے نبیؐ نبیؐ

فریاد

یا نبیؐ ارحملنا ارحملنا

انت مولانا کما حادینا

تاجدارِ انبیاءؑ سلطانِ دین دو جہاں میں آپ سا کوئی نہیں

گرد پا ہے آپ کی سارے حسین آپ ہیں شمس الضحیٰ نورِ مبیں

آپ ہی ہیں رحمت اللعالمیں

یا نبیؐ ارحملنا ارحملنا

باعثِ ایجادِ عالم آپ ہیں نورِ یزداں حق کے محرم آپ ہیں

انبیاءؑ میں سب سے اعظم آپ ہیں افتخارِ نسلِ آدم آپ ہیں

سچ تو یہ ہے سب سے ارحم آپ ہیں

یا نبیؐ ارحملنا ارحملنا

آپ سے ہے ابتداء و انتہا عرشِ اعلیٰ آپ کے ہے زیرِ پا

مرحبا صلِ علیٰ صلِ علیٰ آپ ہیں مختارِ کل یا مصطفےؐ

التجا ہے آپ سے یہ التجا

یا نبیؐ ارحملنا ارحملنا

محسنِ انسانیت ہو یا نبیؐ رنج و غم کو دُور کردو یا نبیؐ

گر نہ جائیں ہم کو تھامو یا نبیؐ ہے کرم کا وقت دیکھو یا نبیؐ

بے کسوں کی لاج رکھ لو یا نبیؐ

یا نبیؐ ارحملنا ارحملنا

یہ مکمل شاہکارِ کُن فکاں — مشکلیں ہیں سخت اور میں بے اماں

زندگی بھی ہو گئی ہے نا تواں — آپ ہیں حاجت روائے دو جہاں

چشمِ رحمت بر منِ حالِ فغاں

یا نبیؐ ارحملنا ارحملنا

آپ کی عظمت خدا کی شان ہے — روئے زیبا صورتِ رحمان ہے

آپ سے وابستگی ایمان ہے — حق پرستوں کا یہی اعلان ہے

آپ کے صدقے ہماری جان ہے

یا نبیؐ ارحملنا ارحملنا

یا محمدؐ تاجدارِ بحر و بر — سیدی سلطانِ عالم ذی اثر

آپ کا الطافؔ عاصی بے ہنر — غمزدہ فرقت میں ہے آٹھوں پہر

کیجئے اُس پر کرم کی اک نظر

یا نبیؐ ارحملنا ارحملنا

ثنائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مٹانے تیرگی شمس الضحیٰ تشریف لے آئے
محمدؐ مصطفےٰ صلِ علیٰ تشریف لے آئے

گری تھی گمرہی کے غار میں یہ زندگی لوگو　　　نہ تھا شرم وہ حیا کا پاس کچھ بھی ابنِ آدم کو
نہ تھی محفوظ بیٹی ہو کہ بیوی ہو کہ بیوہ ہو　　　بُرائی ہی بُرائی تھی جہاں دیکھوں جدھر دیکھو

بچانے آبرو شاہِ ھُدیٰ تشریف لے آئے
محمدؐ مصطفےٰ صلِ علیٰ تشریف لے آئے

خدا کا نام تھا پر نام لیوا ہی نہ تھا کوئی　　　خدا کی راہ تھی پر چلنے والا ہی نہ تھا کوئی
خدا کا گھر تھا لیکن حق شیدائی نہ تھا کوئی　　　خدا کی شان و عظمت کا شناسا ہی نہ تھا کوئی

دکھانے شان حق کی حق نُما تشریف لے آئے
محمدؐ مصطفےٰ صلِ علیٰ تشریف لے آئے

اندھیرے کر چکے تھے گھر ہر ایک انسان کے من میں　　　نظر آتا نہیں تھا کوئی چہرہ سچ کے درپن میں
اُجالوں کے خزانوں کو سمیٹے اپنے دامن میں　　　عرب کا چاند چمکا آمنہ بی بی کے آنگن میں

وہ شب کی سحر بدر الدجیٰ تشریف لے آئے
محمدؐ مصطفےٰ صلِ علیٰ تشریف لے آئے

نبیؐ کو گود میں لیکر حلیمہ جب چلی شاداں　　　اُسے معلوم ہی نہ تھا یہ ہیں کونین کے سلطاں
کرم اللہ کا ہونے لگا اُس پر جو بے پایاں　　　مُقدر ہو گیا نازاں دو عالم ہو گئے حیراں

خوشا قسمت حبیب کبریا تشریف لے آئے

محمدؐ مصطفےٰ صلِ علیٰ تشریف لے آئے

جنہیں منصب ملا کونین کی بگڑی بنانے کا
جنہیں قاسم بنایا رب نے سب کے آب و دانے کا

جنہیں عہدہ ملا آفاق سب کو بخشوانے کا
زمانے سے زمانہ منتظر تھا جن کے آنے کا

وہی مختار کل خیر الورائی تشریف لے آئے

محمدؐ مصطفےٰ صلِ علیٰ تشریف لے آئے

سلام

آقا سلام لو مرے مولا سلام لو
اے تاجدار انبیاؑ میرا سلام لو

نازاں ہے آپ ہی پہ گدائی و سروری
صدقے میں آپ ہی کے ملی سب کو زندگی
تقدیرِ کائنات ہے تنویر آپ کی
پھیلی ہے آپ ہی سے دو عالم میں روشنی
اے نورِ پاکِ خالقِ یکتا سلام لو
آقا سلام لو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دونوں جہاں کے آپ ہی دلدار ہیں نبیؐ
دونوں جہاں کے آپ ہی سرکار ہیں نبیؐ
دونوں جہاں کے آپ ہی مختار ہیں نبیؐ
دونوں جہاں کے آپ ہی سردار ہیں نبیؐ
سلطانِ دوجہاں شہہِ والا سلام لو
آقا سلام لو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بعد از خدا زمانے میں یکتا ہو مرحبا

انوارِ کبریائی کا دریا ہو مرحبا

خلاقِ کائنات کا منشا ہو مرحبا

فہم و خرد سے فکر سے بالا ہو مرحبا

مسند نشینِ عرشِ معلّٰی سلام لو

آقا سلام لو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

معراج میں حضورؐ جو افلاک پر چلے

زیرِ قدم حضورؐ کے کونین آگئے

طے پا گئے عروج کے پھر سارے مرحلے

اسریٰ کی شب حضورؐ جو اللہ سے ملے

حق نے کہا اے صاحبِ اسریٰ سلام لو

آقا سلام لو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بے کس ہوں بے نوا ہوں خبر میری لیجئے

بے آسرا ہوں آسرا اب مجھکو دیجئے

کب تک حضورؐ آپ کا خادم یونہی جیئے

امداد کیجئے مری امداد کیجئے

ماویٰ سلام لو مرے ملجیٰ سلام لو

آقا سلام لو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رستے میں سر اٹھانے لگی تیرگی حضورؐ
دشوار ہوگئی ہے یہاں زندگی حضورؐ
نرغے میں دشمنوں کے پھنسے امتی حضورؐ
درکار ہے بس ایک نظر آپ کی حضورؐ
سکتے ہیں غم کے مارے ہمارا سلام لو

آقا سلام لو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یا سیدی ہے آپ کو پیاسوں کا واسطہ
شہدائے کربلا کا نواسوں کا واسطہ
اصحاب باصفا کا شہیدوں کا واسطہ
سب اولیاء کا چاہنے والوں کا واسطہ
الطافؔ پُر خطا کا خدا را سلام لو

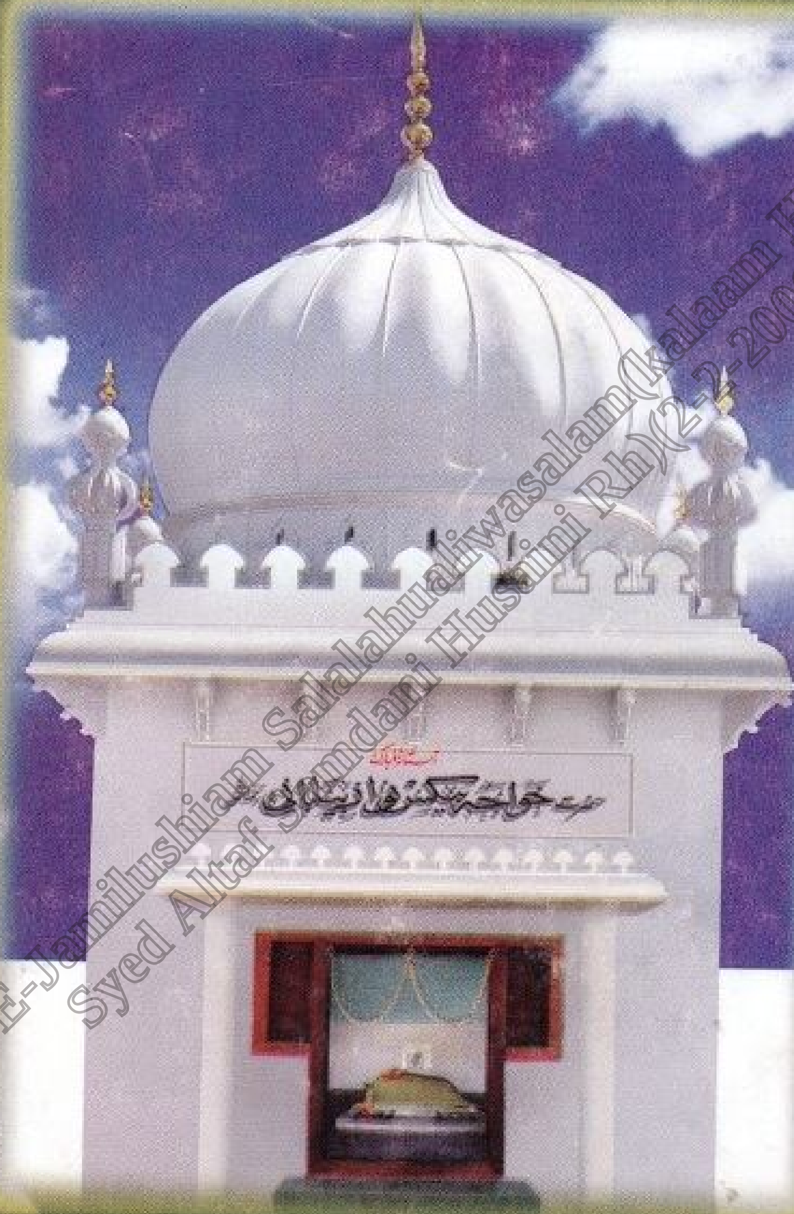
آقا سلام لو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Collection of Naath-e-Shareef

SANA-E-JAMEEL-USH-SHIYAM

by

Hazrath Altaf Samdani



KHAJA BEKAS NAWAZ BIYABANI FOUNDATION

AL-ANSAR PUBLICATIONS

#18-8-223/12/A, Riyasath Nagar, Hyd-059. Cell : 9391301192,